

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ نزل احسن الکتاب



مفت محمد داؤد غزنوی

مفت محمد اسماعیل سلفی



میںک
ہاں
کا
دا

ہفت
لاہور
ہاں
کا
دا

مرکز
ہاں
کا
دا

شماره: 4

۲۲ تا ۲۸ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ — 24 تا 30 جنوری 2014ء

جلد: 45

سیرت النبی ﷺ کے چند امتیازیں پہلو!



نبی کریم ﷺ سے محبت... مگر کیسے؟

مصائب و مشکلات

آزمائش کی گھڑیوں میں
ایک مسلمان کا کردار کیا ہونا چاہیے؟



نبیذ کی تعریف.....؟؟

منشیات کا کاروبار.....؟؟

مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان.....؟؟

مشرف قومی مجرم

عوام انہیں عدالت کے کٹہرے
میں دیکھنا چاہتے ہیں۔



ایڈیٹر: پروفیسر سید ساجد محمد

حافظ عبدالحمید لائبریری

درس حدیث

شکر اور صبر

عن صہیب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ((عجبا لامر المؤمن ان امره كله له خير وليس ذلك لاحد الا للمؤمن ان اصابته سراء شکر فکان خیرا له وان اصابته ضراء صبر فکان خیرا له)) (رواہ مسلم)

”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی بڑا خوش کن ہے اس کے کام میں ہر قسم کی بھلائی ہے، یہ بات مومن کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں۔ اگر اسے کوئی خوش نصیب ہوتی ہے تو اس پر شکر ادا کرتا ہے تو وہ اس کے لئے بھلائی ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے۔“ (مسلم)

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ایماندار بندے کی بڑے خوبصورت انداز میں تعریف فرمائی ہے کہ ایماندار بندے کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے اور اس کے ہر معاملے میں اس کے لئے بھلائی ہے اور یہ انعام ایماندار بندے کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہوتا۔ ایماندار بندہ ہر حال میں خوش رہتا ہے اور اپنے مالک کا فرمانبردار بن کر زندگی گزارتا ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ جب اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو اس پر اترتا نہیں اور نہ وہ آپ سے باہر ہو کر خلاف شریعت کام کرتا ہے، بلکہ اس نعمت کے مل جانے پر اپنے مالک کا شکر ادا کرتا ہے جس کے نتیجے میں اس پر اللہ تعالیٰ مزید انعام دیتا ہے۔ کسی خوشی کے میسر آنے پر شکر گزار بن جانا بہت بڑی نیکی ہے۔ جس کا اسے دنیا میں بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اجر پائے گا۔ دوسری خوبی ایماندار بندے کی یہ ہے کہ جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اس پر گھبراہٹ کا اظہار کرنے کے بجائے صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ مومن کے معاملات ہمیشہ درست اور منظم ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ غمی کے موقع پر غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ نہیں جاتا بلکہ اس پریشانی پر صبر کرتا اور خوشی ملنے کی صورت میں اپنے آپ کو ضبط کرتا ہے۔ آپ سے باہر ہو کر بے ہودہ اور غیر شائستہ حرکات نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن بندہ پرسکون زندگی بسر کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس حدیث میں بھی خوشی اور غمی کے لحاظ میں اعتدال پسندی کی تعلیم ہے۔ جو لوگ پریشانی کے عالم میں ہمت ہار جاتے ہیں وہ مزید پریشان ہوتے ہیں، لہذا پریشانی اور مشکل کے وقت صبر کا دامن تھامنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، کچھ حاصل کرنے کے لئے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ لہذا بھلائی اور خیر کے متلاشی پر لازم ہے کہ وہ مشکلات پر صبر کرے اور نعمت مل جانے پر شکر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے مالا مال فرمادے۔ آمین!

درس قرآن

﴿وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

”اور ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔“

عبادت صرف اللہ رب العزۃ والجلال کا استحقاق ہے۔ اس کے سوا کسی کا حق نہیں کہ اس کے سوا کوئی مالک ہے نہ خالق اور نہ اس کی ذات میں متصرف۔ وہی نفع و ضرر کا مالک ہے، استعانت بھی اسی سے کی جاتی ہے جس کو نفع و نقصان کا مالک سمجھا جاتا ہے یہ عقلاً محال ہے کہ کوئی ایسی ہستی کو مدد کیلئے پکارے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ نہ کوئی کسی ایسی ہستی سے فریاد کرتا ہے کہ اسے نقصان اور ضرر سے بچائے جس کے بارے میں اسے علم ہے کہ اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے جب کوئی ایسے امور میں اللہ کے سوا کسی ایسی ہستی کو پکارتا ہے تو یقیناً وہ سمجھتا ہے کہ وہ ان امور پر اختیار رکھتا ہے۔ یہی اس کو معبود قرار دینا ہے، یہی کھلی اور بڑی گمراہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ﴾ (الاحقاف: ۵)

”اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ کے سوا ایسے کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کا جواب نہ دے سکے اور وہ ان کی عبادت سے (جو وہ ان کو پکارتا ہے ہیں) بے خبر ہیں۔“ اس لئے کہ عبادت کی طرح استعانت بھی اسی سے برحق ہے۔ غیر اللہ کی عبادت کی طرح ان سے استعانت بھی باطل ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَتَابِطٍ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِتْنٌ ضَالٌّ﴾ (الرعد: ۱۴)

”اسی کو پکارنا برحق ہے اور اس کے سوا جن کو یہ پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ دور ہی سے اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ حالانکہ وہ اس تک کبھی نہیں پہنچ سکتا، اسی طرح کافروں کی پکار بے کار ہے۔“

جس طرح کسی کو سفارشی سمجھ کر عبادت کرنا شرک ہے اسی طرح کسی کو واسطہ رحمت الہی کا نام دے کر اس کو پکارنے لگے تو یہ بھی شائبہ شرک سے پاک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے محمد! کہہ دو کہ اے مشرک! جن لوگوں کو تم نے اللہ کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے ان کو بھلا دیکھو۔ وہ تم سے تکلیف دور کرنے یا اس کو بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ لوگ (جنہیں اللہ کے سوا) پکارتے ہیں (ان کا) پروردگار کے حضور ذریعہ تقرب تلاش کرتے ہیں کہ کون ان میں سے اللہ کے قریب تر ہوتا ہے، اس کی رحمت کی امید کرتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کی چیز۔ (الاسراء: ۵۶-۵۷)

پرویز مشرف عدالت کے کٹہرے میں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ ایک شخص کے پھانسی لگنے سے کوئی قیامت نہیں آجائے گی۔ پرویز مشرف قومی مجرم ہے، قوم اسے کٹہرے میں کھڑا دیکھنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں کسی ملک کو مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ پرویز کے چنگیزی کا رٹا ہے قوم کو نہیں بھولے۔ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، سینیٹر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ اور نائب ناظم اعلیٰ حافظ محمد یونس آزاد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف نے سرعام کہا کہ اسے لال مسجد اور جامعہ فاضلہ پر ظالمانہ آپریشن اور اکبر کٹی کے قتل پر کوئی شرمندگی نہیں۔ امریکی ڈالروں کے عوض لاپتہ کئے جانے والے والدین کے ہزاروں لخت جگر کیسے فراموش کئے جاسکتے ہیں۔ آج کل پاکستان جن امریکی مظالم کا شکار ہے، اس کی بنیاد پرویز مشرف کے دور میں رکھی گئی تھی کہ جب افغانستان کو تباہ کرنے کے لئے پاکستانی حکومت کا غیر مشروط تعاون جاری رہا۔ اس وقت امریکی جہازوں نے ہمارے ملک کے ہوائی اڈوں سے اڑائیں بھر بھر کر افغانستان کے مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپانے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ آج بھی تعطل کے بغیر جاری ہے اور امریکی حوصلہ پا کر اب ڈرون حملوں کے ذریعے درجنوں پاکستانیوں کو روزانہ شہید کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پرویز مشرف نے داڑھی، گچڑی اور اسلام کو دہشت گردی کی نمایاں علامت بنانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ فرزند پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کو ایٹم بم بنانے کی سزا ملی ویشن پر ناکردہ گناہ کی معافی مانگنے کی صورت میں دی۔ اس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کیا اور عوضانہ ڈالروں کی صورت میں وصول کیا۔ بلوچستان میں فوجی آپریشن کئے اور سیاسی مسائل کو بندوق کی گولی سے حل کرنے کی روایت قائم کی۔ اکبر کٹی کو موٹ کے گھاٹ اتار کر وہاں لاتناہی بد امنی اور لسانی و صوبائی تعصب کے عفریت کو بے لگام کر دیا۔ خیبر پٹی کے اور بلوچستان میں آرمی آپریشن کے ذریعے اپنے ہی شہریوں کو اپنی ہی گولیوں سے چھلکی کیا جاتا رہا۔ اپنی ہوس پرستی کے جواز کے لئے حدود آرڈیننس میں من پسند ترامیم کر کے اسے عملاً غیر موثر بھی اس نے کیا۔ دینی مدارس کو دہشت گردی کے مراکز قرار دے کر متعارف کرانے کی ناپاک جہالت بھی اسی کے دور میں ہوئی تھی۔ سرکاری اداروں میں اعلیٰ مناصب اور آرمی میں تعینات باطل مسلمان افسران کو چن چن کر نکالا گیا، سب سے بڑھ کر آئین توڑا اور عدلیہ کی تعزیک کی۔ لہذا اسے کسی صورت بھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ امید ہے عدالت قانون کے پیش نظر ملک و قوم کے حق میں فیصلہ دے گی۔“

امیر محترم نے اپنے جامع بیان میں پرویز مشرف کے ناقابل معافی جرائم کا تذکرہ کیا ہے اخبارات اس امر کے بھی شاہد ہیں کہ اس نے ملک کی دولت لوٹنے والوں کو سزا سے بچانے اور اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے بے نظیر بھوکے ساتھ این آر او معاہدہ کیا جسے سپریم کورٹ نے کالعدم قرار دے دیا مگر اس پر عمل درآمد نہ ہونے دیا، اس طرح ملکی دولت واپس نہ آسکی۔ ۱۲ مئی ۲۰۰۸ء کو کراچی میں ۲۸ بے گناہ اہل وطن کا ماس خون بہایا گیا۔ پرویز مشرف نے اسلام آباد کے جلسہ عام میں مکہ لہراتے ہوئے اسے طاقت کا مظاہرہ قرار دیا۔ اس المناک واقعہ کی تحقیقات بھی ضروری نہ سمجھی گئیں۔ پھر اسی دور میں میر تقی ربیع شروع کر کے بہو بینیوں کو نیم عریاں کر دیا۔ سب سے پہلے پاکستان کہہ کر وطن کو اسلام پر ترجیح دی اور دو قومی نظریہ کی نفی کر دی۔ مقبوضہ کشمیر میں تحریک حریت کو دہشت گردی قرار دے کر مجاہدین کے حوصلے پست کرتے رہے پھر بیک ڈپلومیسی کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کی بجائے الجھا دیا۔ اب اسے کئی مقدمات کا سامنا ہے تمام مقدمات میں ضمانت ہو چکی ہے۔ یہ عدلیہ اور حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ پہلی بار پاکستان کی تاریخ میں ایک سابق صدر اور (ر) چیف آف سٹاف کو عدالت کے کٹہرے میں لایا گیا ہے جو ۹ سال تک عدلیہ/انتظامیہ/مقتلہ/افواج پاکستان اور میڈیا پر حکمران بنا ہوا تھا۔ یہ تبدیلی آزاد عدلیہ کی رہن منت ہے جو وکلاء، سول سوسائٹی اور سیاسی جماعتوں کی محنت و ایثار اور تحریک سے وجود میں آئی۔ پرویز مشرف کی مقدمات میں ضمانت کے پیش

پیش کشاں
پیش کشاں
پیش کشاں

مجلس
ادارت

پیش کشاں
پیش کشاں
پیش کشاں

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 امت پر نبی کے حقوق
- 10 نبی اکرم کے شہرے اعزازات
- 12 مصائب و مشکلات
- 14 آزادی کی گزیر میں ایک عالم ربانی کا کردار
- 16 آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک
- 19 ہمارے اکابر
- 20 کامیاب ازدواجی زندگی
- 22 تحقیقی و تربیتی درکشاں برائے مفسرین
- 23 طب و صحت
- 24 تاریخ کے سنہری اوراق

پیش کشاں
پیش کشاں
پیش کشاں

106 روزانہ 54000

042-37725525 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

پیش کشاں
پیش کشاں
پیش کشاں

پیش کشاں
پیش کشاں
پیش کشاں

نظر عوامی حلقے اس رائے کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ سزا سے بچ کر بیرون ملک فرار ہو جائیں گے۔ مگر حکومت نے ایف آئی اے کی تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں سینئر ججوں پر مشتمل خصوصی عدالت تشکیل دے دی جو سابق صدر پرویز مشرف کے خلاف آئین کے آرٹیکل ۶ کے تحت مقدمے کی سماعت کر رہی ہے۔ اس آرٹیکل کے مطابق اگر کوئی شخص غیر آئینی طریقے سے آئین توڑے گا یا توڑنے کی کوشش کرے گا تو اس پر سنگین غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ سپریم کورٹ پہلے ہی سابق فوجی صدر کے ۳ نومبر ۲۰۰۷ء کے اقدامات کو ۲۰۰۹ء میں غیر آئینی قرار دے چکی ہے۔ خصوصی عدالت کی تشکیل سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت اس مقدمہ میں سنجیدہ ہے اور پرویز مشرف کا نام ای سی ایل سے خارج نہیں ہوا۔ اس بارے میں پرویز مشرف کی اہلیہ کی درخواست بھی حکومت نے مسترد کر دی ہے۔ اس لئے اس کا باہر جانا مشکل ہے۔ گزشتہ پیشی کی تاریخ پر پرویز مشرف گھر سے خصوصی عدالت جانے کے لیے روانہ ہوئے مگر عدالت جانے کی بجائے ملٹری ہسپتال چلے گئے۔ اس لئے کہ انہیں دل کی تکلیف ہو گئی اور آج 12 جنوری تک ہسپتال میں ہیں۔ صرف مقدمے کے خوف کی وجہ سے ہفتی دباؤ کا شکار ہوئے تھے۔ اب وہ بالکل ٹھیک ہیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق انہیں دل کی کوئی تکلیف نہیں۔ دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر نارمل ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ سابق صدر کی بیماری اتنی سنگین نہیں وہ ہر حال میں ۱۶ جنوری کو عدالت میں پیش ہوں۔ بصورت دیگر اسی روز فرد جرم عائد کر دی جائے گی۔

پرویز مشرف ۹ سال تک ملک کے تمام اداروں پر قابض رہا اور کہا کرتا تھا کہ میں کسی سے ڈرتا ورتتا نہیں ہوں، لوگوں کو مکا دکھایا کرتا تھا جب مقدمات کا سامنا کرنا پڑا تو بزدل آمر عدالت کے خوف سے ہسپتال داخل ہو گیا۔ آخری میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ ٹھیک ہے مگر اس کے دکلاء کہتے ہیں کہ ان کا علاج بیرون ملک ہونا چاہیے، یہ فرار کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ یہ مکافات عمل ہے، ججوں کی تذلیل کرنے والا آج ان کے سامنے پیش ہونے سے لرزاں و ترساں ہے۔

سعودی عرب کے وزیر خارجہ جناب سعود الفیصل کے دورہ پاکستان کا پروگرام بہت پہلے طے ہو چکا تھا مگر بعض حلقے اسے مشرف کیس سے ملانے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔ ان کی وضاحت نہایت تسلی بخش ہے کہ مشرف پر کیس پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ سعودی الفیصل ۶ جنوری کو پاکستان پہنچے۔ ۷ جنوری کو انہوں نے صدر مملکت ممنون حسین سے ملاقات کی اور شاہ عبداللہ کا پیغام محبت پہنچایا۔ حقیقت یہ ہے کہ سعودی عرب نے مشکل حالات میں ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے۔ اب سعودی عرب نے توانائی بحران کے حل میں مدد کرنے اور سرمایہ کاری کرنے کا راستہ منتخب کیا ہے۔ چنانچہ پاکستان، سعودی عرب توانائی کمیشن کے قیام پر اتفاق ہوا ہے تاکہ سرمایہ کاری نتیجہ خیز بن سکے۔ صدر ممنون حسین نے شاہ عبداللہ کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے سعودی سرمایہ کاری کا بھی خیر مقدم کیا ہے۔

آخر میں ہم یہ کہہ بغیر نہیں رہ سکتے کہ آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے ضروری ہے کہ پرویز مشرف کیس میں عدل و انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں اور قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی آمر آئین، قانون اور جمہوری حکومت کے خلاف من مانی نہ کر سکے۔

ماہ ربیع الاول پوری انسانیت کیلئے روحانی مسرتوں کا پیغام لایا۔ سینئر پروفیسر ساجد میر

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اطاعت نبوی ہی محبت نبوی کی بنیاد ہے، آنحضور ﷺ نے نور انسانی کو علم آگہی کے نور سے متعارف کرایا۔ سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہو کر باہمی نفرتیں محبتوں میں بدل سکتی ہیں۔ انبیاء کی بعثت کا مقصد توحید کا پیغام عام کرنا تھا۔ ربیع الاول کا ماہ مبارک پوری انسانیت کیلئے روحانی مسرت کا پیغام لایا۔ آپ اپنے عالمگیر پیغام سے دنیا میں ایسا پر امن انقلاب لائے جس نے انسانیت کو رشد و ہدایت کی راہ پر ڈال دیا۔ اسلام عقیدت و محبت کے نام پر کسی غیر شرعی امر کی اجازت نہیں دیتا۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ربیع الاول کے مبارک ماہ میں آپ کے پیغام رسالت کو سمجھنا اور سیرت طیبہ کو اپنانا ہی اصل محبت ہے۔

قوم کو مکے دکھانے والے عدالت کے سامنے پیش ہوں۔ سینئر پروفیسر ساجد میر

حیلے بہانے زیادہ دیر نہیں چلیں گے، سربراہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی امیر مقام پر مکے کی خدمت

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ق لیگ آئین شکن پرویز مشرف کی حمایت کر کے نمک حلائی کر رہی ہے۔ مرکزی دفتر میں علماء سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قوم کو مکے دکھانے والے مکاتذر عدالت کے سامنے پیش ہو کر اپنی بے گناہی ثابت کریں، حیلے بہانے زیادہ دیر نہیں چلیں گے۔ 18 کروڑ عوام اور ملک کے آئین سے کھینچنے والے شخص کی حمایت جمہوری جماعتوں کو زیب نہیں دیتی۔ مشرف جس دیدہ دلیری سے قوم کو مکے دکھا کر آئین پامال کرتے رہے اب اسی دلیری سے قانون کا سامنا کریں، وہ مکاتذر جرنیل ہو کر بھاگ رہے ہیں۔ دریں اثناء انہوں نے امیر مقام پر ہونے والے حملے کی مذمت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ طالبان سے مذاکرات میں تاخیر سے یہ جنگ اب شہروں میں داخل ہو رہی ہے۔ دانشمندی کا تقاضا ہے کہ دہشت گردی اور شدت پسندی کا مقابلہ فوجی آپریشن کی بجائے سیاسی طریقے سے حل کیا جائے۔ طاقت کے استعمال کے منفی نتائج نکلیں گے۔

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الاحمد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

تجارت کے بغیر کسی کے گھر سے کھانا

سوال

سورت نساء کی ایک آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کے بغیر کسی کے گھر سے کھانا پینا باطل طریقہ سے کھانا ہے، اس کا کیا مطلب ہے، کیا تجارت کے علاوہ اگر کوئی دعوت کرتا ہے تو اسے قبول نہیں کرنا چاہیے؟

جواب

سوال میں جس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے: ”ایمان والو! تم اپنے مال آپس میں باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے تجارت ہو۔“ (النساء: ۲۱)

اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد بعض صحابہ کرام نے یہی خیال کیا تھا کہ تجارت کے بغیر کسی کے ہاں کھانا باطل طریقہ سے کھانا ہے، یعنی ایسا کھانا ناجائز ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ”جب یہ آیت اتری تو لوگ (صحابہ کرام) ایک دوسرے کے ہاں کھانا کھانے میں حرج محسوس کرنے لگے تھے۔“ (ابوداؤد، الاطعمہ: ۳۷۵۳)

لیکن ایسی بات نہیں کیونکہ مذکورہ آیت میں تو ناجائز طریقوں سے ایک دوسرے کا مال غصب اور ہڑپ کرنا بیان کیا گیا ہے، کھانا کھانے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ ایک دوسری آیت میں اس کی مزید وضاحت ہے: ”تم پر کوئی حرج نہیں کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی چابیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔“ (النور: ۶۱)

اس آیت نے وضاحت کر دی ہے کہ تم تجارت کے بغیر بھی ایک دوسرے کے گھر سے کھانا کھا سکتے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس میں صرف یہ شرط ہے کہ وہ کھانا حلال ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اسی طرح اگر کوئی دعوت کرتا ہے تو اس کی دعوت کو قبول کرنے اور اس کے ہاں کھانا تناول کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

نبیذ کیا ہوتا ہے؟

سوال

احادیث میں نبیذ کا ذکر بکثرت آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسے نوش کرتے تھے، یہ نبیذ کیا ہے، اس کی وضاحت کریں؟

جواب

نبیذ تازہ اور خشک دونوں قسم کے پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے، بازار میں ہر قسم کے پھل کا جوس دستیاب ہے، یہ بھی نبیذ ہی کی ایک قسم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں جو نبیذ تیار کیا جاتا تھا اس کی صورت یہ تھی:

”کسی بھی خشک پھل (متمی یا جھوہارے) کو پانی میں ڈال دیا جاتا، جب وہ نرم ہو جاتا تو پھل کو ہاتھوں سے مسل کر کسی کپڑے سے اس کا پانی نچوڑ لیا جاتا تا کہ پھل کا پھوگ الگ ہو جائے، پھل کے اثر والا نچوڑا ہوا پانی نبیذ کہلاتا ہے یہ ذائقہ دار اور مقوی ہوتا ہے۔“

اسے نوش کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں نشہ پیدا نہ ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائے یا ذائقہ میں ترشی محسوس ہونے لگے تو ایسے حالات میں اسے پینا درست نہیں۔ درست حالت میں جو نبیذ ہوتا ہے اسے گرمیوں میں ایک دن اور سردیوں میں تین دن تک پینے کی اجازت ہے کیونکہ زیادہ دیر تک پڑا رہنے کی وجہ سے اس میں نشہ آنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہر مشروب پیا جاسکتا ہے مگر نشہ میں نہ آؤ۔ (نسائی، الاثر: ۵۶۸۲) بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے پوچھا: ”میں بیٹھا نبیذ نوش کرتا ہوں تو پینے کے بعد میرے پیٹ میں گٹگو ہوتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسی نبیذ مت نوش کرو اگرچہ وہ شہد سے زیادہ میٹھا ہو۔“ (نسائی، الاثر: ۵۶۹۴)

منشیات کا کاروبار

سوال

جواب

”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو، ظلم اور گناہ کے کاموں میں کسی کا تعاون نہ کرو۔“ (المائدہ: ۲)

مسجد میں گم شدہ حیوانات کا اعلان کرنا

سوال

جواب

اس بددعا کا مقصد اس قسم اعلانات سے ناپسندیدگی کا اظہار ہے، یہ بھی تنبیہ کا ایک اسلوب ہے۔ بہر حال اس قسم کے اعلانات مسجد کے تقدس اور احترام کے منافی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا حل یہ ہے کہ اہل محلہ باہمی تعاون سے مسجد سے باہر اس قسم کے اعلانات کرنے کا بندوبست کریں جیسا کہ بعض دیہاتوں میں ہم نے خود اس امر کا مشاہدہ کیا یا کسی دکاندار سے طے کر لیا جائے کہ وہ اس قسم کے اعلانات کے متعلق تھوڑا بہت معاوضہ لے کر اس کا اہتمام کرے۔ (واللہ اعلم)

امت پر نبی ﷺ کے حقوق

امام مسجد الحرام
فضیلہ اشخ
ڈاکٹر اسامہ خیاط

— مترجم — جناب حافظ محمد سرور — نظر ثانی — جناب حافظ عبد الحمید ازہر علیہ السلام

حمد و ثناء کے بعد، اے اہل اسلام! بندوں پر اگرچہ پروردگار کی نعمتیں اس کی نوازشیں بے پایاں اور اس کی عطا ہوں جن کا تقاضا ہے کہ شکر ادا کیا جائے اضافے کا باعث بنے اور اس عزیز و حمید ذی کی جائے تاکہ اس کی رضا مندی حاصل ہو۔ سب سے بڑی نعمت کہ جس جیسی کوئی وہ اللہ کی یہ نوازش ہے کہ اس نے بشیرونند رحمۃ للعالمین اور نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا ۝ وَذَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا
مُنِيرًا﴾ (الاحزاب: ۳۵-۳۶)

”اے نبی ﷺ! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر،
بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ اللہ کی
اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور
روشن چراغ بنا کر۔“

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (آل عمران: ۱۶۳)

”درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔“

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾

”اے محمد ﷺ! ہم نے تمہیں دراصل دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔“

جہنم کے دردناک عذاب کا موجب بننے والی ہلاکت اور مگر ایسی سے بچانا اتنی بڑی نعمت ہے کہ جس ہستی کے ذریعہ یہ نعمت حاصل ہوئی، ان کے حقوق ملحوظ رکھنا اور ان کو پورا کرنا واجب ہے۔

یہ اس نبی کریم ﷺ کے حقوق ہیں جس نے اپنی اور اپنے ساتھ بھیجی گئی ہدایت و نجات کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”میری مثال اور مجھے اللہ کی طرف سے ملنے والی نبوت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے، اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں کھلے عام ڈرا رہا ہوں اور چونکا کر رہا ہوں، اس لئے سنبھل جاؤ اور بچاؤ کا سامان کرو۔ پھر اس کی قوم میں سے ایک گروہ اس کی بات مان کر راتوں رات چل دے اور نجات پا جائے جبکہ دوسرا گروہ اسے جھٹلا دے اور اپنی جگہ ٹھہرا رہے۔ چنانچہ لشکر آئے اور اسے ہلاک کر کے بچ و بن سے اکھاڑ دے۔

چنانچہ یہی مثال ہے اس آدمی کی جو میری فرمانبرداری کرے اور میری نبوت کے مطابق چلے اور اس آدمی کی جو میری نافرمانی کرے اور اس حق کی تکذیب کرے جو میں لے کر آیا ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

بلاشبہ ان حقوق کی معرفت حاصل کرنا اور ان کی نصیحت کرتے رہنا سب سے اہم و واجبات میں سے ایک ہے کیونکہ یہی راستہ ہے جس پر چل کر ان حقوق کو ادا کیا جا سکتا اور بخوشی نبھایا جاسکتا ہے۔

ان میں سب سے پہلا اور اہم ترین حق یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت کی جائے کیونکہ یہ آپ ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی تصدیق کا لازمی تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ﴾ (الأنفال: ٢٠)

”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکم شکنی کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔“

اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا، وہی اللہ کا فرمانبردار ہے اور جو آپ ﷺ کی نافرمانی کرے وہ درحقیقت اللہ کا نافرمان ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ تو اسی بات کا حکم دیتے ہیں جس کا اللہ حکم دے اور اسی بات سے منع کرتے ہیں جس سے اللہ منع کرے۔

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيطًا﴾ (النساء: ۸۰)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا، تو بہر حال ہم نے تمہیں ان لوگوں پر پاسان بنا کر تو نہیں بھیجا۔“

اور فرمایا:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾
(الحشر: ۷)

”جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

اس فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ جو فوائد اور ثمرات عطا کرتا ہے وہ بیان سے باہر ہیں اور شمار میں نہیں آسکتے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہی فرمانبرداری صراطِ مستقیم پر گامزن کرتی اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے ہمکنار کرتی ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾ (النور: ٥٣)

”اللہ کے مطیع بنو اور رسول ﷺ کے تابع فرمان بن کر رہو لیکن اگر تم منہ پھرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول ﷺ پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے اس کا ذمہ

میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔“

اس لئے اس شرکی حفاظت کا اور اس عمدہ و بہترین بدلے سے ہمیشہ بہرہ مند رہنے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ ہر اس چیز سے بچا جائے جو اس کے برعکس ہو یا جس سے اس میں کمی واقع ہو۔ مثلاً آپ ﷺ کے فرمان کی مخالفت، آپ ﷺ کے دین میں بدعت سازی کرنا یا آپ ﷺ کی سنت کو بدلنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کوئی بھی کام کرنے والے کو وعید سنائی ہے کہ وہ دنیا میں فتنے، کفر اور نفاق میں مبتلا ہوگا جبکہ آخرت میں اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ۶۳)

”رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں تمہیں اللہ کے ذکر اور بات سن کر مان لینے کی نصیحت کرتا ہوں اگرچہ تمہارا امیر (کوئی حبشی غلام ہو کیونکہ تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہا، وہ بہت سا اختلاف دیکھے گا، اس لئے تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا، اسے مضبوطی سے تھام لینا اور اس سے چپے رہنا، اور نئے نئے امور سے بچنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (احمد، ابوداؤد، امام ترمذی، ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے یہ بھی واضح کیا کہ جس کسی نے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا یا اپنی طرف سے کوئی ایسا طریقہ مقرر کیا جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا تو اس کا وہ کام غیر مقبول اور مردود ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

اللہ کے بندو! امت پر نبی کریم ﷺ کا یہ بھی حق ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ یوں محبت کی جائے کہ والد،

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی۔“ چنانچہ وہ آپ ﷺ کی فرمانبرداری کی تمنا کریں گے لیکن ایسے وقت میں کہ جب اس تمنا کا کوئی فائدہ نہ ہو گا اور وقت بیت چکا ہوگا۔

آپ ﷺ کی اطاعت کی حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رہنمائی میں چلا جائے، آپ کی پیروی کی جائے، آپ ﷺ کے طریقے کو اپنایا جائے، آپ ﷺ کی سنت پر عمل کیا جائے اور اسے لوگوں کے خیالات اور خوش فہمیوں پر مقدم رکھا جائے۔ تمام امور کا فیصلہ آپ ﷺ سے کروایا جائے اور آپ ﷺ کے فیصلے پر پوری رضا مندی اپنائی جائے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: (ترجمہ)

”پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُنی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے، اور پیروی اختیار کرو اُس کی، امید ہے کہ تم راہ راست پا لو گے۔“ (الاعراف: 158)

اللہ تعالیٰ نے ایمان کی درستی کیلئے شرط مقرر کی ہے کہ آپ ﷺ کے حضور سر تسلیم خم کیا جائے، آپ ﷺ کے فیصلے کو خوشدلی اور رضا مندی سے مانا جائے، آپ ﷺ کے فیصلے پر کوئی حرف اعتراض نہ اٹھایا جائے اور نہ ہی اس میں کسی شک یا تردد کا اظہار کیا جائے۔

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: ۶۵)

”نہیں، اے محمد ﷺ! تمہارے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔“

آپ ﷺ کی فرمانبرداری کا سب سے بڑا فائدہ اور سب سے میٹھا پھل یہ ہے کہ آپ ﷺ کے فرمانبرداروں کو اللہ کی محبت ملتی ہے اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)

”اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت

دار وہ ہے اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اُس کے ذمہ دار تم ہو اُس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے ورنہ رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔“

اسی طرح اس کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی فرمانبرداری سے آدمی پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

”اللہ اور رسول کا حکم مان لو، تو قہر ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔“

اسی طرح آپ ﷺ کی فرمانبرداری کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ جنت کا داخلہ نصیب کرتا ہے جن پر انعام کیا گیا ہے جن میں سب سے پہلے انبیاء ہیں پھر دوسرے درجے پر وہ صحابہ ہیں جو صدق میں اور اللہ کے دین، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کی تصدیق میں درجہ انتہا پر فائز ہیں اور انبیاء کے پیروکاروں میں سے افضل ترین لوگ ہیں، اس کے بعد ”غہداء“ کا درجہ ہے اور پھر وہ مومن جن کا ظاہر اور باطن پاک ہے۔

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء: ۶۹)

”جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میرس آئیں۔“

یہی وجہ ہے کہ جہنم کی آگ میں جب کفار کے چہرے جھلس گئے اور انہیں عذاب دیا جا رہا ہوگا تو وہ اس حسرت کا اظہار کریں گے کہ کاش! انہوں نے اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کی فرمانبرداری کی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یوں خبر دی ہے کہ:

﴿يَوْمَ تَقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ﴾ (الاحزاب: ۶۶)

”جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ کاش! ہم نے

کرے یا بوجھل سمجھے۔

اسی طرح آپ ﷺ کے لائے ہوئے قرآن سے محبت کرنا، اس کی ہدایت پر چلنا، اس کی حکم بات پر عمل کرنا، اس کے تشابہات پر ایمان لانا، اس کی تلاوت کرنا اور اس پر غور و خوض کرنا بھی آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی اہم علامات ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ کے اسوہ کی روشنی میں آپ ﷺ کی امت پر شفقت کرنا، ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا، ان کی خیر خواہی کرنا، ان کی بھلائی کیلئے کوشاں رہنا اور انہیں پریشانی سے بچانا بھی آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی اہم علامات میں سے ہے، جیسا کہ خود آپ ﷺ اپنی امت کے ساتھ بڑے مہربان اور رحم دل تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة: 128)

”دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تمہاری طرح سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اے اللہ کے بندو!

نبی کریم ﷺ کا ادب آپ ﷺ کی امت پر آپ ﷺ کا ایک طے شدہ حق ہے، اور آپ ﷺ کے ادب میں جو باتیں شامل ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ سے آگے نہ بڑھا جائے اور کوئی کام اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک آپ ﷺ حکم نہ دیں یا منع نہ کریں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الحجرات: 1)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔“

یہ ایک ربانی حکم ہے جو قیامت تک باقی ہے اور اسے کوئی چیز منسوخ نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ

اسے یاد کرتا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ملاقات کا بہت زیادہ مشتاق ہوتا جیسے ایک محب اپنے محبوب سے ملنے اور ملاقات کرنے کا آرزو مند ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کے ساتھ سچی محبت کی ایک بہت بڑی علامت کثرت سے آپ ﷺ پر درود پڑھنا ہے۔ جو آدمی آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث کی رو سے ثابت ہے۔ بالخصوص ان مواقع پر جہاں درود پڑھنا مستحب ہے مثلاً دعا کے شروع اور آخر میں، اذان کے بعد، آپ ﷺ کے ذکر کے وقت، مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلنے کے وقت، جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات اور تشہد میں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کے وقت اور آپ ﷺ کی حدیث سنتے ہوئے آپ کی تعظیم و توقیر ملحوظ رکھے، نیز مصائب و آلام میں آپ کی جدائی کی مصیبت اور صدمہ یاد کر کے صبر و سکون کی ہمت حاصل کرے۔

اسی طرح آپ ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اہل بیت کے ساتھ، مہاجرین و انصار صحابہ کیساتھ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ محبت کی جائے جن کے ساتھ نبی کریم ﷺ کو محبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس چیز سے محبت کرتے تھے جس سے نبی کریم ﷺ نے محبت کی حتیٰ کہ مباح امور میں بھی جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک بار دیکھا کہ آپ ﷺ برتن سے کدو تلاش کر کے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ کدو پسند کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گائے کے چمڑے سے بنے جوتے پہنتے اور زرد رنگ استعمال کرتے کیونکہ نبی کریم ﷺ ایسا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اس شخص کو ناپسند کیا جائے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ناپسند کیا، اس کے ساتھ دشمنی کی جائے جو آپ ﷺ کے ساتھ دشمنی کرے، آپ ﷺ کی سنت کی مخالفت کرے، آپ ﷺ کے دین میں بدعت سازی کرے یا آپ ﷺ کی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند

بیٹے اور تمام لوگوں کی محبت سے بڑھ کر ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔“

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! آپ ﷺ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”نہیں، اللہ کی قسم! (اس وقت تک بات نہیں بن سکتی) جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تو اب ایسے ہی ہے، اللہ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی پیارے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عمر اب بات بنی ہے۔“ اس سچی محبت کا یہ عظیم ثواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے اور اس کی ترغیب دلانا اور اس کی انتہا تک پہنچنے کا شوق بیدار کرنا بھی ضروری ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے کہا کہ ”تو نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس کیلئے بہت زیادہ نماز، روزے اور صدقے کے ساتھ تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اسی کے ساتھ ہے جس کے ساتھ محبت کرے۔“

یہ یقینی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے کی سچائی ظاہر بھی دکھائی دیتی ہو ورنہ تو یہ خالی دعویٰ ہوگا جس کی کوئی دلیل نہ ہوگی۔

آپ کے ساتھ دعویٰ محبت میں مخلص ہونے کی کئی ایک علامات اور نشانیاں ہیں جن میں سے اہم ترین علامات یہ ہیں۔ آپ ﷺ کی پیروی کرنا، آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا، سچی اور آسانی، خوشی اور غمی میں آپ ﷺ کے اوصاف اپنانا، آپ ﷺ کے عمل کو اپنی خواہش پر مقدم رکھنا، آپ ﷺ کے دین کی نصرت کرنا، آپ ﷺ کی سنت کا دفاع کرنا۔ آپ ﷺ کی شریعت کی حفاظت کرنا اور کثرت سے آپ ﷺ کا تذکرہ کرتے رہنا، کیونکہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے، وہ کثرت سے

پریشر) کا عارضہ ہو، مغزیات کے استعمال سے احتیاط کریں، ویسے بھی ہر شے کے استعمال میں اعتدال ہی کی راہ مناسب ہے اور یہی راہ فطرت ہے۔ عدم توازن ہی امراض پیدا کرتا ہے۔

تل کھانے کا طریقہ:

تکوں کو بھون لیں اور تھوڑی مقدار میں شہد ملا لیں۔ روزانہ دو سے تین چمچ کھا سکتے ہیں۔ تکوں کو بھون کر رکھنے سے خراب نہیں ہوتے اور یوں ان کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ تکوں کے کھانے کے بعد اگر سرکہ یا انار دانہ لے لیا جائے تو بہتر ہے۔ سرکہ یا انار دانہ معدہ کی کیفیت کو تبدیل نہیں کرتے بلکہ معتدل رکھتے ہیں۔

بعض ماڈرن لوگ تکوں کو قدامت کی نشانی خیال کرتے ہوئے استعمال نہیں کرتے مگر انہیں معلوم نہیں کہ قدرت نے اس نعمت میں کس قدر فوائد رکھے ہیں۔ موسم سرما میں بھرپور استعمال کر کے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی
مطب ہمدرد حکیم موٹو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35419788

اظہار تشکر

ہم محترم جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ (ایم این اے) ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے انتہائی ممنون ہیں جنہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ڈاکٹر محمد عمار رزاق (ایم بی بی ایس) کی بطور میڈیکل آفیسر ڈسٹرکٹ ہسپتال یو میں تعیناتی کروائی۔ ہم ضلع یو کے تمام داران و کارکنان محترم حافظ عبدالکریم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔ آمین!

منجانب: مولانا محمد حنیف ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع یو
حافظ محمد اشتیاق بیکر ٹری A.Y.F ضلع یو

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

۳ جنوری جامع مسجد اسحاق اہل حدیث الطاف کالونی دوج لاہور کینٹ میں مولانا ناراض محمد نصر اللہ خاں نے افتتاحی خطبہ ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان مرکز کو قیامت تک قائم رکھے۔ 24 جنوری 2014ء کو اسی مسجد میں خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد حنیف ثاقب ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور

اجازت لیے بغیر نہ جائیں۔“

اس طرح یہ بھی آپ ﷺ کے ادب کا تقاضا ہے کہ دوسروں کی آراء و خیالات کی وجہ سے آپ ﷺ کے قول پر کسی شک کا اظہار نہ کیا جائے بلکہ آپ ﷺ کے قول کی بنیاد پر دوسروں کے خیالات کو مشکوک سمجھا جائے۔ آپ ﷺ کی احادیث کو قیاس اور اس جیسی دیگر چیزوں کے ساتھ رد نہ کیا جائے اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی کسی بھی چیز کے قبول کرنے کو اس بات پر منحصر نہ سمجھا جائے کہ کوئی دوسرا بھی آپ ﷺ کی موافقت کرے۔ یہ سب کام آپ ﷺ کے ادب میں کوتاہی کا سبب ہیں اور بہت بڑی جہارت ہیں۔

اس لئے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، امت پر رسول اللہ ﷺ کے حقوق کی معرفت حاصل کرو اور ان پر تدبر کرو تاکہ تم انہیں اس انداز سے نبھا سکو کہ جس سے تمہارا پروردگار راضی ہو، تمہیں اس کی محبت ملے، تمہارے گناہ معاف ہوں اور اس کی جنتوں میں داخلہ تمہارا مقدر بنے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ دائرہ دین کی حفاظت فرما، دین کے دشمنوں کو اور تمام سرکش و مفید لوگوں کو تباہ فرما۔ مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے۔ ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ ان کی قیادت کی اصلاح فرما اور اے رب العالمین! انہیں حق پر جمع فرما دے۔ آمین یا رب العالمین!



طب و صحت

☆ تل زود ہضم ہیں، اس میں لحمیات بہت زیادہ ہوتے ہیں، اتنے کسی سبزی میں نہیں ہوتے۔ نباتاتی علاج کے عالمی ماہر ڈاکٹر کیلوگ کا کہنا ہے کہ تمام نباتاتی غذاؤں میں عمدہ پروٹین مغز کے اندر ہوتی ہے یہ حیوانات کے گوشت سے بھی زیادہ توانائی بخش ہے۔

☆ موسم سرما میں مغزیات جن میں تل بھی شامل ہیں کا استعمال ایک ٹانگ کا درجہ رکھتا ہے۔ خصوصاً دماغی کام کرنے والے طلبہ اسے ضرور استعمال کریں۔ اس سے حافظہ بہتر ہوتا ہے، خون کی کمی جاتی رہتی ہے اور اعصاب کو تقویت ملتی ہے۔

☆ وہ لوگ جنہیں بلند فشار الدم (ہائی بلڈ

کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی سنت سے آگے بڑھنا آپ ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کی طرح ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرنا بھی آپ ﷺ کے ادب کا تقاضا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بقول حافظ ابن قیمؒ اس آدمی کے متعلق کیا گمان ہے جو آپ ﷺ کی سنت اور شریعت کے مقابلے میں اپنی آراء اور خیالات کو ترجیح دے۔“

اسی طرح آپ ﷺ کو آواز دینا بھی دوسرے لوگوں کو آواز دینے کی مانند نہیں۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور: ۶۳)

”مسلمانو، اپنے درمیان رسول ﷺ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی طرح نہ سمجھ بیٹھو۔“

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے نام کے ساتھ آپ کو ایسے آواز دینا جیسے دوسروں کو آواز دی جاتی ہے، درست نہیں۔ بلکہ یوں کہو کہ ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اے اللہ کے پیغمبر ﷺ!“

یا اس آیت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کے بلانے کو دوسرے لوگوں کے بلانے کی طرح نہ سمجھو، کہ اگر جی میں آیا تو جواب دے دیا ورنہ چھوڑ دیا بلکہ جب آپ ﷺ بلا لیں تو کسی بھی آدمی کیلئے کوئی گنجائش نہیں کہ وہ جواب نہ دے اور نہ ہی اس کیلئے یہ بات روا ہے کہ وہ اسے ماننے میں کوتاہی کرے۔

اسی طرح یہ بھی آپ ﷺ کا ادب ہے کہ اہل ایمان جب نبی کریم کی معیت میں کسی اجتماعی معاملے میں مشغول ہوں مثلاً خطبہ سن رہے ہوں یا میدان جہاد میں ہوں یا سرحد پر ہتھیار بند ہوں تو ان میں سے کسی کیلئے جائز نہیں کہ آپ ﷺ سے اجازت لئے بغیر چلا جائے۔

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ﴾ (النور: ۶۲)

”مومن تو اصل میں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو دل سے مانیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسول ﷺ کے ساتھ ہوں تو اس سے

۸۰ صفیں صرف امت محمدیہ کی

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ۸۰ صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی اور باقی چالیس دوسری امتوں کی ہوں گی۔ (ترمذی، صفحہ الجتہ..... باب ماجاء فی کم صف اهل الجنة ۲۵۳۶، ابن ماجہ: ۴۲۸۹) سبحان اللہ! کیسا بہترین اعزاز ہے، پیارے نبی ﷺ کا۔

جنت میں داخلہ

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

((انا اول من یقرع باب الجنة)) (مسلم: ۱۹۶)

”میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔“

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ

((نحن الآخرون والسابقون يوم القيامة))

”دنیا میں آنے میں، ہم آخری ہیں اور قیامت کے دن

سب سے آگے ہوں گے۔“ (بخاری، کتاب الجمعہ رقم)

جنت میں سب سے پہلے داخلہ آپ ﷺ کا بہت بڑا اعزاز ہے۔

پوری انسانیت کے نبی ﷺ

پہلے نبی کسی علاقے یا قوم کی طرف آتے تھے جبکہ آپ قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبا: ۲۸)

”اور (اے نبی) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمات سکھائے تھے، جو گفتگو میں تو بہت ہی مختصر ہوتے تھے مگر مفہوم کے لحاظ سے بہت وسیع ہوتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور رب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے مثلاً آپ ﷺ کے چند فرامین ملاحظہ فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

((الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر))

(مسلم: ۵۶۵۶)

”دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔“

نبی اکرم ﷺ کے سنہرے اعزازات

ترجمہ: جناب مولانا یاقوت علی باجوہ، فیروز پوری

پکیل ہوتے ہیں، یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں۔ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقة ۱۰۷۲، ۱۰۷۳)

دونور عطاء ہوئے

سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھٹکنے کی زور دار آواز سنی، انہوں نے اپنا سراٹھایا اور نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا، اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کو دونور مبارک ہوں، آپ ﷺ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے: (یعنی) سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات۔ مزید فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔ (مسلم، فضائل قرآن ۱۸۷۷)

آسمانوں کی سیر

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروا کر وہ اعزاز بخشا جو کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (بنی اسرائیل: ۱)

”پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات اپنے بندے کو سیر کرائی مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک، جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ وہ اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے، بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔“

ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ان اعزازات سے نوازا ہے جن سے پوری انسانیت میں سے کسی کو نہیں نوازا۔ یہی اعزازات آپ ﷺ کو کل انبیاء کرام اور ساری کائنات سے ممتاز کرتی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پانچ منفرد اعزازات:- سیدنا جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے پانچ ایسے اعزازات سے نوازا گیا ہے جن سے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں نوازا گیا۔“

① ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا: ”وبعثت الی کل امة راسدا“ اور مجھے ہر سرخ اور سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔

② ((واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی)) ”پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا لیکن میرے لیے اسے حلال کیا گیا۔“

③ صرف میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے:

((فايما رجل ادر كنه الصلاة صلى حيث كان)) ”لہذا جو شخص جہاں نماز کا وقت پائے وہ اسی جگہ نماز پڑھے۔“

④ میری ایسے رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے جو ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے۔

⑤ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔ (مسلم، کتاب المساجد: ۱۱۲۳)

صدقہ کی حرمت تحفہ کی اجازت:

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ کے پاس کھانا لایا جاتا تو آپ پوچھ لیتے کہ یہ کیا ہے۔ اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے اور اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ اسے نہ کھاتے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ صدقات لوگوں کی میل

((من لم يشكر الناس لم يشكر الله))

(ترمذی: ۱۷۷۸)

”جس نے لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔“

((الندم توبه)) (ابن ماجہ: ۴۲۴۲)

”شرمندگی توبہ ہے۔“

اس طرح کی ہزاروں مثالیں ہیں جس میں گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔

پورا ثواب

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اسے پورا ثواب ملتا ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اسے آدھا ثواب۔ لیکن آپ ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ ﷺ اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھیں گے تو آپ ﷺ کو پورا ثواب اللہ تعالیٰ عطا کرتے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کی بیٹھ کر نفل نماز نصف ثواب رکھتی ہے اور آپ ﷺ بیٹھ کر پڑھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔ (مسلم: ۷۳۵)

مقام وسیلہ کا اعزاز

جنت میں اعلیٰ ترین مقام وسیلہ ہے جو اللہ تعالیٰ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے دن عطا فرمائیں گے۔ جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

”قرب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔“

نبی کریم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو آدمی میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اس مقام ”وسیلہ“ کی دعا کرے گا، میں روز قیامت اس کی سفارش کروں گا۔ سیدنا جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

((اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة ات محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته)) (بخاری: ۶۱۴، ابن ماجہ: ۷۲۲)

تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرتا میرے ذمہ ہوگی۔

عرش کے دائیں طرف کا اعزاز

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا اور آپ ﷺ کا قیام عرش کے دائیں طرف ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں سب سے پہلے زمین سے نکلوں گا پھر مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا میرے سوا تمام مخلوق میں سے کوئی بھی اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔ (ترمذی، کتاب المناقب رقم: ۳۶۱۱)

روضہ من ریاض الجنۃ کا اعزاز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ((ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة)) (بخاری، فضائل مدینہ رقم الحدیث: ۱۸۸۸، مسلم رقم: ۱۲۹۰)

”میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کا باغچہ ہے۔“

یہ آپ ﷺ کا بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ ﷺ کے گھر اور منبر کے درمیانی جگہ کو رب العزت نے جنت کا ٹکڑا قرار دیا ہے۔ اسی جنت کے ٹکڑے میں آپ ﷺ آرام فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی آپ ﷺ کے دوسرے دو خلفاء الراشدین کہ امت میں جن کا سب سے زیادہ مقام ہے ان میں ایک سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آرام فرما رہے ہیں۔

حوض کوثر کا اعزاز

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر سب سے آگے ہوں گا۔ (مسلم: ۲۳۷)

قیامت کے دن یہ حوض آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا جس سے آپ ﷺ اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ جیسا کہ سورۃ الکوتر میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

﴿إِنَّا أُعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ ۝ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝﴾ (الکوتر)

آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ کوثر جنت میں ایک

نہر ہے جس پر خیر کثیر ہے، آپ ﷺ کی ساری امت اس نہر پر پانی پینے جائے گی، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار ہوں گے۔“

جمعہ کے دن کا خصوصی اعزاز

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا دن یہود کے لیے پیش کیا، انہوں نے ہفتہ کو پسند کیا پھر یہی دن نصاریٰ پر پیش کیا گیا تو انہوں نے اتوار کو پسند کیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر پیش کیا اور ہمیں اسے قبول کرنے کی توفیق بھی نصیب کی، تو اب دنوں کی ترتیب ایسے ہوگی، پہلے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار، اسی طرح یہ تو قیوم روز قیامت بھی ہمارے پیچھے ہوں گی۔ ہم اگرچہ دنیا میں آخری امت ہیں مگر روز قیامت سب سے آگے ہوں گے۔ (مسلم رقم الحدیث: ۸۵۶۱)

آپ ﷺ کی بے شمار خصوصیات ہیں جنہیں پڑھنا چاہیے اور ان سے رہنمائی لینی چاہیے تاکہ ہماری دنیا اور آخرت بہتر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین!



تاریخ کے سنہری اوراق

خونوں اور سپاہیوں کے ساتھ ان نقوش تانبہ کو حیات درخشاں بخشے والے ڈاکٹر محمد بہاء الدین کے لئے یہ کہا جائے اور آرزو و التماس کریں کہ ان کی صحبتیں یا دیں ہمیں رہیں، بے جا نہ ہوگا:

او لک آ با ئی فحننی بمثلهم
اذا جمعنا یا جریر المحامع
الغرض ان سطور کے ساتھ قارئین کی خدمت میں اس سلسلہ تاریخ تحریک ختم نبوت کی تیرہویں جلد پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ، پھر ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب حفظہ اللہ و تولاہ، ان کے اہل خانہ، و معاونین خصوصاً فضیلۃ الشیخ شیرخان جمیل احمد عمری حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں۔۔۔

دی پی ایل آر بابے

جن قارئین کا سالانہ زرتعاون ختم ہو چکا ہے، انہیں پرچہ دی پی ایل بھیجا جا رہا ہے۔ اسے وصول فرما کر جماعتی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ شکریہ! (ادارہ)

آئے جو تم سے پہلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں تنگدستی اور تکلیف پہنچی اور وہ لوگ سخت ہلائے گئے۔ یہاں تک کہ رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے، کہہ اٹھے کہ اللہ رب العزت کی مدد کب آئے گی؟ سن لو بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔“

انبیاء کرام اور مومنوں پر آزمائشیں

اللہ تعالیٰ ہر کسی کو مصائب و مشکلات دے کر آزماتے ہیں، حتیٰ کہ انبیاء کو بھی آزمایا گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

((ای الناس اشد بلاء))

”اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟“

آپ نے فرمایا: ”انبیاء علیہم السلام لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں پھر وہ جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور ہر شخص کو اس کی دینداری کے مطابق ہی آزمایا جاتا ہے۔ اگر وہ دینداری میں مضبوط ہو تو اس پر آزمائش بھی سخت آتی ہے۔ اگر وہ اس میں کمزور ہو تو اس کے مطابق ہی اسے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ آزمائشیں (مصائب و مشکلات وغیرہ) بندہ مومن کو پریشان کئے رکھتی ہیں حتیٰ کہ وہ زمین پر اس حالت میں چلتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو چکا ہوتا ہے۔“

اس حدیث سے پتا چلا کہ سب سے کڑی آزمائش انبیاء علیہم السلام پر آئیں پھر ان لوگوں پر جو ایمان والے ہیں۔ نیک صاحب ایمان پر مصائب و مشکلات کا آنا اس کے لئے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔ دنیا کی مصیبتیں مومن بندے کے لئے نعمت ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے وہ آخرت کے عذاب سے بچ جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی اس سے محبت کی دلیل بھی ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله تعالى اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضى فله الرضى ومن سخط فله السخط)) (ترمذی: ۲۳۹۶، وابن ماجہ: ۴۰۳۱)

”بے شک آزمائش جتنی سخت ہوگی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا، اللہ رب العزت جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو اسے آزمائشوں میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر جو شخص آزمائش پر راضی ہو جائے (یعنی اللہ تعالیٰ

جناب محمد عثمان سعید

مصائب و مشکلات

جئے کو قبض کر لیا؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں تم نے میرے بندے کے جگر گوشے کو فوت کر دیا؟ وہ کہتے ہیں، جی ہاں، پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں تب میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے تیرا شکر ادا کیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تھا تو اللہ رب العزت فرماتے ہیں: تم میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد یعنی شکرانے کا گھر رکھ دو۔ ایک اور روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مامن مسلم تصیبة مصیبة، فيقول ما امره الله انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها، الا اخلف الله له خیرا منها)) (صحیح مسلم: ۹۱۸)

”جب مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ”انا لله وانا اليه راجعون“ پڑھے اور یہ دعا کرے: ”اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها“ کہ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس مصیبت کے بعد مجھے خیر نصیب کر، تو اللہ رب العزت اسے اس سے بہتر اجر عطا کر دیتے ہیں۔“

سابقہ امتوں پر مصائب و مشکلات کا امتحان

اللہ رب العزت نے پہلی امتوں کو بھی آزمائش کے لئے ان کو مصائب، مشکلات، پریشانیوں وغیرہ میں مبتلا کیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْمُ الْبِائِسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَذُلُّوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ اِنْ نَصَرَ اللَّهُ قَرْبًا)) (البقرة: ۲۱۳)

”کیا تم نے گمان کر رکھا ہے کہ تم یوں ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تم پر وہ حالات نہیں

ہر انسان کو اپنی زندگی میں مصائب و مشکلات کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے، چاہے وہ غریب ہو یا امیر، بوڑھا ہو یا جوان، نیک ہو یا بد، مرد ہو یا عورت، سب کو کبھی نہ کبھی مصائب و مشکلات وغیرہ سے دوچار ضرور ہونا پڑتا ہے۔ اگر قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مصائب اور مشکلات آنے کی دو وجوہات ہیں:

- ① بعض دفعہ اللہ رب العزت بندوں کو بطور امتحان مصائب و مشکلات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔
- ② بعض دفعہ اللہ رب العزت بندوں کے گناہوں کی وجہ سے انہیں مصائب سے دوچار کر دیتے ہیں۔

بطور امتحان مصائب و مشکلات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ))

(البقرة: ۱۵۵-۱۵۶)

”یقیناً ہم تمہیں خوف، بھوک، مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیں، وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: انا لله وانا اليه راجعون

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

جنت میں گھر تعمیر

جو آدمی مصائب میں انا لله وانا اليه راجعون پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر تعمیر کروا دیتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ)

”جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے

مصائب کی وجہ سے گناہ معاف

مومن بندوں کو اگر کوئی مصیبت، پریشانی، تکلیف، غم اور دکھ پہنچتا ہے تو ان مصائب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومن بندوں کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من شيء يصيب المؤمن في جسده يؤذيه الا كفر الله عنه به من سيئاته)) (مسند احمد)
”مومن بندے کے جسم میں جو تکلیف پہنچتی ہے تو اس تکلیف کی وجہ سے اللہ رب العزت اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ مومن بندوں کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ مومن بندوں کے گناہوں کو مٹانا چاہتے ہیں تو ان کو مصائب و مشکلات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها ابتلاه الله تعالى بالحزن ليكفرها)) (مسند احمد)

”جب بندہ مومن کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور ان گناہوں کے کفارے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو رنج و غم میں مبتلا کر دیتے ہیں اور وہ غم و مصائب اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔“

بلکہ کسی مومن بندے کو اگر ایک کاٹنا بھی چھو جاتا ہے تو وہ بھی گناہوں کو مٹانے کا سبب بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياها)) (صحیح البخاری: ۵۶۴۱)

”مسلمان کو جو بھی پریشانی، غم، رنج، تکلیف اور دکھ پہنچتا ہے حتیٰ کہ اگر اس کو کوئی کاٹنا بھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کاٹنے کے چھینے کی تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔“

ایک اور حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ما من مسلم يصيبه اذى الا حات الله عنه

کا حکم سمجھتے ہوئے اس پر صبر کا مظاہرہ کرے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوتے ہیں اور اگر جزع فزع کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔“
اللہ تعالیٰ مومن بندوں کو ان کی اولاد اور مال کو ہلاک کر کے بھی آزماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ما يزال البلاء بالمومن والمومنة في نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة)) (ترمذی: ۲۳۹۹)

’آزمائشیں مومن مرد اور مومنہ عورت کا پیچھا نہیں چھوڑتیں کبھی خود اس پر مصیبت آ جاتی ہے، کبھی اس کی اولاد پر اور کبھی اس کے مال پر، یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“

مصائب و مشکلات انسان کے برے اعمال کا نتیجہ

مصائب و مشکلات وغیرہ نازل ہونے کا دوسرا بڑا سبب خود انسان کے برے اعمال ہیں۔ برے اعمال کی اصل سزا تو مرنے کے بعد ملے گی مگر اللہ رب العزت دنیا میں بھی گناہوں کی وجہ سے بندوں کو مصائب و مشکلات میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ (الشوریٰ: ۳۵)
”تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوتوں کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما لیتے ہیں۔“

یعنی کچھ برائیاں اور گناہ ایسے ہیں جن کی معمولی سزا دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے اور اکثر گناہوں سے تو اللہ تعالیٰ درگزر فرما لیتے ہیں۔ اگر اللہ رب العزت لوگوں کے تمام گناہوں پر دنیا میں ہی پکڑ فرمانا شروع کر دیں تو دنیا میں انسان و جنات تو کیا چند پرند اور دیگر مخلوقات کا بھی نام و نشان تک مٹ جائے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَلَوْ يُوَاحِدُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظُهُورِهِمْ مِنْ ذَنْبَةٍ﴾ (فاطر: ۳۵)

”اگر اللہ رب العزت انسانوں کے اعمال (گناہوں، کرتوتوں وغیرہ) پر فوراً مواخذہ شروع فرمادیں تو زمین پر کوئی بھی چلنے والا باقی نہ رہے۔“

خطایہا کما تحت ورق الشجر)) (صحیح

البخاری: ۵۶۴۷)

”مسلمان بندے کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ رب العزت اس تکلیف کی وجہ سے بندے کے گناہ اس سے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

قارئین کرام! معلوم ہوا کہ مصائب انسان کے لئے باعث رحمت ہیں، بطور آزمائش یا بطور سزا۔ بطور آزمائش ہوں تو یہ محبت الہی کی دلیل ہیں اور اگر بطور سزا ہوں تو گناہوں کا کفارہ ہیں، اس لئے ہم کو مصائب سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ بندوں کو دنیاوی مصائب و آلام سے دوچار نہ کرتے تو وہ سرکش ہو جاتے، تکبر، خود پسندی، سنگدلی میں مبتلا ہو جاتے۔ یہ رحمت خداوندی ہی ہے کہ اس نے مصائب کی مختلف دواؤں سے بندوں میں موجود ردی اور فاسد مادوں کا استفرغ کیا۔ (وللہ الحمد)



نتیجہ تحقیق و تربیتی و درکشاپ

نسل کو گمراہی اور بے دینی سے بچانے کی ضرورت ہے۔ ان کے مسائل کو سمجھنے اور ان کی مشکلات کو حل کرنے میں مدد دینے کی ضرورت ہے۔ ان طبقات کا محاسبہ کرنے کے لیے حکمت عملی کی ضرورت ہے جو نوجوان نسل کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

(۵) معاشرتی عدل، یہ اہم ترین چیلنج ہے۔ جو معاشرہ اپنے درمیان عدل قائم نہ کر سکے وہ یقیناً برباد ہو جاتا ہے۔ یہ عدل تمام شعبہ ہائے زندگی میں نظر آنا چاہیے۔ خاص کر اس کی ابتداء توحید سے ہوگی۔ اگر ہم اپنی عبادت اور بندگی میں عدل نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں نا انصافی کا مظاہر کریں گے تو باقی زندگی میں کیونکر عدل ہوگا۔ لہذا ہمیں ایک معاشرہ تشکیل دینا ہے جس میں عدل کا بول بالا ہو۔ آخر میں یونیورسٹی کی جانب سے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کو ایک یادگار شیلڈ پیش کی گئی۔



آزمائش کی گھڑیوں میں ایک عالم ربانی کا کردار

تحریر: جناب مولانا عبدالملک مجاہد

بقضاء اور پرسکون تھے۔

مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے شیخ صاحب کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اسی حالت میں وضو کی نیت باندھی اور سمندر کے پانی میں غوطے کھاتے ہوئے مغرب کی نماز ادا کی۔ رات کا اندھیرا چھانے لگا تھا۔ شیخ صاحب برابر مجھے اپنی پوزیشن کا پتہ بتا رہے تھے۔ تاہم ہمارا درمیانی فاصلہ رفتہ رفتہ بڑھتا جا رہا تھا۔ سمندر کی تیز لہریں ہمیں ایک دوسرے سے دور کر رہی تھیں۔ آخر شیخ صاحب سے میرا صوتی رابطہ منقطع ہو گیا۔ میں نے جان لیا کہ میری مصیبت بڑھتی جا رہی ہے۔

انس کی صورت میں شیخ صاحب کی قیمتی امانت میرے پاس تھی، خود سے زیادہ مجھے اس کی فکر تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا: بابا کہاں ہیں؟ میں کیا جواب دیتا، وہ رونے لگا۔ میں نے اسے دلاسا دیا اور اللہ کے بھروسے کنارے کی جانب بڑھنا شروع کیا۔ زبان پر اللہ کا ذکر جاری تھا۔ معاً انس چلایا: میرا جوتا گر پڑا۔ مجھے میرا جوتا چاہیے۔ وہ ضد پر اتر آیا۔ میں نے قدرے جھنجھلا کر کہا: تمہارا جوتا سمندر میں چلا گیا ہے۔ اب وہ واپس نہیں آسکتا۔ ہم تمہیں نیا جوتا دلا دیں گے، لیکن وہ برابر روتا رہا۔ میں نے غصے میں آکر اس کا دوسرا جوتا بھی اتارا اور سمندر میں پھینک دیا۔ تب وہ ایک دم خاموش ہو گیا۔

عشاء کا وقت ہوا تو میں نے اسی حالت میں عشاء کی نماز ادا کی۔ مصائب آدمی کا دل بیدار کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ میرا دل بھی خواب غفلت سے بیدار ہو چکا تھا۔ کنارے کی جانب میرا سفر تیزی سے جاری تھا۔ انس ایک مرتبہ پھر چلایا۔ پچا وہ دیکھیے بہت بڑی مچھلی۔ مارے خوف کے میری رگوں میں خون جمند ہونے لگا۔ میں نے متوقع خطرات سے اللہ کی پناہ چاہی اور انس سے اس مچھلی کے بارے میں پوچھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ یہ خلیج کی خونخوار مچھلی ”قرش“ ہے جو ہمیں لقمہ بنانے آرہی ہے۔

اس نے بتایا کہ مجھے وہ مچھلی اپنے عقب میں بے حد قریب نظر آئی ہے۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ارد گرد دیکھا، مچھلی کہیں نظر نہ آئی۔

پھر یہ سوچ کر مجھے قدرے اطمینان ہوا اور میں مسکرایا کہ انس دراصل میرے تیرتے ہوئے ننگے پیروں کو

تیرنا نہیں آتا تھا۔ انہوں نے انس کو میری طرف پھینکا۔ اتنے میں تیز لہر آئی اور ہمارے سروں پر سے گزر گئی۔ ہم دوبارہ پانی کی سطح پر ابھرے۔ یہ میری زندگی کے نازک ترین لمحات تھے۔ میرے ذہن میں ایک ہی سوال تھا کہ شیخ صاحب کہاں ہیں؟ میں نے ارد گرد نظر دوڑائی، وہ نظر نہیں آئے۔ سخت پریشانی ہوئی، میں ادھر ادھر تیرا۔ آخر عقب میں ایک جگہ وہ پانی کی سطح پر آئے۔ ان کے ہاتھ میں لائف گیلن تھی جسے انہوں نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

جب ہم کشتی سے پانی نکالنے کی کوشش کر رہے تھے تو اسی افراتفری میں کشتی کا وہ بند ڈبہ کھل گیا تھا جس میں لائف رنگ پڑے تھے۔ چند لائف رنگ پانی کی سطح پر تیر رہے تھے۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی ایک لائف رنگ پر ہاتھ ڈالا اور اسے شیخ صاحب کی طرف پھینکا۔ ان کے ایک ہاتھ میں تو لائف گیلن تھی، دوسرے ہاتھ میں انہوں نے لائف رنگ تھام لیا۔ اب ہمیں نہایت تیزی سے ساحل پر پہنچنا تھا اور یہ سفر بد قسمتی سے تیر کر طے کرنا تھا۔

مجھے قوی امید تھی کہ بارڈر سکیورٹی فورس ہماری مدد کو ضرور پہنچے گی۔ یہ نہ ہوا تو سمندری چمچھے ہمارے مدد کو آجائیں گے۔ شیخ صاحب کا ایمان بہت قوی تھا۔ وہ برابر ذکر الہی میں مشغول تھے اور مجھے بھی اس کی تلقین کر رہے تھے اور تو اور انہوں نے مجھے پانی میں رہتے ہوئے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی بتلایا۔ انہوں نے مجھے وصیت کی کہ نماز کا وقت ہو تو نماز ضرور پڑھ لیتا۔ ایسے سنگین حالات میں بھی وہ بالکل مطمئن نظر آتے تھے۔

ہم لہروں کے اتار چڑھاؤ میں ہچکولے کھا رہے تھے۔ مجھے یہ خطرناک احساس ہوا کہ ہم تینوں جلد ہی جدا ہو جائیں گے۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ میری جان جاسکتی تھی۔ انس ڈوب سکتا تھا۔ شیخ صاحب سمندر کی بے پناہ لہروں میں کھو سکتے تھے۔ میں نے ان سے معافی چاہی کہ میں ہی انہیں بہ اصرار سمندر میں لایا تھا، مگر شیخ صاحب راضی

میرا نام ابراہیم ہے۔ میں سمندر پر انجن سے چلنے والی چھوٹی شکاری کشتی میں کام کرتا ہوں۔ شیخ محمد بن صالح المنجد میرے دوست ہیں۔ وہ عالم باعمل اور بہت فاضل شخص ہیں۔ وہ شہر الخمر (سعودی عرب) کی سب سے بڑی مسجد کے خطیب دلپذیر ہیں۔ میری ان سے دوستی خاصی دیرینہ ہے۔ ہم لوگ گاہے گاہے سیر و تفریح کے پروگرام بناتے رہتے ہیں۔ اس بار میں نے شیخ صاحب سے اصرار کیا کہ میرے ساتھ سمندر کی سیر کو چلیں۔ سمندر کا جو بن دیکھیں گے اور مچھلی کا شکار کریں گے۔

میرے پرزور اصرار پر شیخ صاحب نے ہامی بھری۔ جمعرات کے دن عصر کے بعد کا وقت طے ہوا۔ ہم لوگ ساحل سمندر پر طے شدہ پروگرام کے مطابق پہنچ گئے۔ ان کا تین سالہ بیٹا بھی ہمراہ تھا۔ ہم بلاناخیر کشتی میں سوار ہوئے اور سمندر میں جالتے۔ سمندر پرسکون تھا، گہرے سمندر میں پہنچے تو میں نے شکار کے لیے کشتی ایک جگہ روک دی اور جال پھینک دیا۔ ایک بڑی مچھلی ہاتھ آئی۔ ننھے انس کی تو مارے ڈر کے چپٹیں نکل گئیں۔ میں نے اسے بہلایا اور کہا: فکر مت کرو۔ یہ مچھلی تمہیں کچھ نہیں کہے گی۔ شیخ المنجد بھی اس کی حالت دیکھ کر مسکراتے رہے۔ انہوں نے اسے چوما، پیار کیا تو وہ چپ ہو گیا۔

پھر ہم نے طے کیا کہ ہمیں شکار کی جگہ تبدیل کر لینی چاہیے۔ میں نے کشتی کا انجن اشارت کرنا چاہا تو پتہ چلا کہ انجن نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں فوراً ریزرو انجن کی طرف بڑھا، اسے اشارت کیا اور کشتی کا رخ ساحل کی جانب کر دیا۔ کشتی نے واپسی کے سفر کا آغاز کیا ہی تھا کہ مجھے انجن کے جانبی خانے میں پانی کھڑا نظر آیا۔ میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ کچھ سمجھ نہیں آیا کہ پانی کشتی میں کیونکر داخل ہوا۔ بہر حال میں نے فوراً شیخ صاحب کو متوجہ کیا اور ہم دونوں پانی نکالنے لگے۔ یکایک کشتی کا توازن بگڑا اور وہ الٹ گئی۔ شیخ صاحب کو

فریضہ کیسی کیسی مشکلات سے انہوں نے ادا کیا، اللہ تعالیٰ ان پاک باز اور انتھک اسلاف کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا احمد دین گکھڑویؒ مرحوم متذکرہ دونوں اکابر کو شیخین کے محبت بھرے اور پیارے لفظوں میں یاد کیا کرتے تھے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں بلکہ عین حقیقت ہے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور حضرت مولانا علامہ محمد ابراہیم میرسیالکوٹیؒ بلند پایہ عالم دین تھے۔ وہ ایک ہی وقت میں مفسر و محدث، مقرر و مدرس، مفکر و دانشور اور مد مقابل کو دندان شکن شکست سے دوچار کرنے والے کامیاب مناظر تھے۔ ان تمام دینی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی لحاظ سے مسلم لیگ کے سرفہرست نہ صرف قائدین بلکہ بانیوں میں سے تھے اور ان کی مذہبی و سیاسی بصیرت و فراست کا برصغیر میں ایک نام اور شہرہ تھا۔ ان کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ رسول اکرم ﷺ کے فرمان ”اذکروا محاسن موتاکم“ (ابوداؤد و ترمذی) کے تحت لکھنا اور بیان کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ راقم الحروف کو ان دونوں نابغہ روزگار شخصیتوں کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ تجدیث نعت کے طور پر لکھ رہا ہوں کہ تقسیم ملک سے قبل اپنے شہر پٹی ضلع امرتسر میں عظیم الشان منعقدہ کانفرنس میں مولانا امرتسریؒ کی زیارت سے مستفید ہوا۔ حضرت میرسیالکوٹیؒ ۱۹۵۲ء میں اپنے شاگرد رشید مولانا احمد دین گکھڑویؒ جو اس دور میں مرکزی جامع الہمدیث امین پور بازار فیصل آباد میں خطیب تھے، ان کی دعوت اور بار بار عرض کرنے پر فیصل آباد تشریف لائے اور جامع الہمدیث میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اُن کا قیام صدر انجمن حکیم نور دین مرحوم کے صاحبزادے میر عبدالقیوم (ایم پی اے) کی کوشی سرکٹر روڈ پر تھا، جہاں ان کے دو روزہ قیام کے دوران شہر و مضافات کے سیاسی و مذہبی قائدین اور احباب جماعت کا جم گھٹا لگا رہا۔ بڑھاپے کے باوجود میر صاحب ہر ایک سے بخوش ملاقات اور گفتگو کرتے۔ مولانا امرتسریؒ اور مولانا سیالکوٹیؒ دونوں اکابر کے بلال و کمال، خوبصورت لباس میں ملبوس عالمانہ و جاہلانہ کا حسین نقش آنکھوں کے سامنے آ رہا ہے اگرچہ مدت مدید ان واقعات سعیدہ پر گزر چکی ہے۔ مرحوم دوست علم ناصری کے اس شعر کی صورت میں ہم ان کیلئے دعا گو ہیں۔

اللہ اُن پہ غفو کا - باب وا کرے
اپنے کرم سے خلد کا کفن عطا کرے



دوسرے ہاتھ میں لائف رنگ تھامے ہوئے ہیں۔ سرچنگ پارٹیاں سمندر میں ہر طرف پھیل گئیں۔ غوطہ خوروں نے غوطے لگائے۔ گھٹنے بھر کی تلاش بسیار کے بعد شیخ صاحب کا سراغ مل گیا۔ خوش قسمتی سے وہ زندہ اور صحیح سلامت تھے۔ مجھے بے حد خوشی کا احساس ہوا۔ میں کمانڈنگ آفیسر اور آفس کے بعض دیگر عہدیداران کے ہمراہ شیخ صاحب کے استقبال کو نکلا۔ وہ ساحل پر آتے ہی قبلہ رو ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا۔ یہ خیال مجھے نہیں آیا تھا۔ چنانچہ میں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ شکر ادا کیا۔ انہوں نے فردا سب سے معافہ کیا۔ آخر میں وہ انس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور اسے سینے سے لگالیا۔ جان لیوا حادثے کے بعد باپ بیٹے کی ملاقات کا منظر دیدنی تھا۔ میں نے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بچھتاوے کے دائمی احساس سے بچالیا۔ (من کتاب رحائن البحر، للکاتب ابراہیم ابی الحین) ♦♦♦♦♦

بیت ہمارے اکابر

میاں فضل حقؒ کی معیت میں میرپور آزاد کشمیر کے جلسہ سے فارغ ہو کر کوٹلی کے جلسہ میں شرکت کے لئے ظہر کے بعد میرپور سے روانہ ہوئے، عصر کی نماز راستہ میں پڑھی اور مغرب سے کچھ وقت پہلے کوٹلی پہنچے، چائے پیتے ہی ہم چار پائیوں پر لیٹ گئے۔ ہمارے میزبانوں میں سے ایک بڑی عمر کے بزرگ ہمیں ملنے اور علیک سلیک کے بعد کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ علماء سفر کی تھکان محسوس کر رہے ہیں۔ میں نے کہا بزرگو! پہاڑی اور سیدی ٹیڑھی سڑک سے بلندی پر آتے ہوئے تھکاوٹ تو ہو ہی گئی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ لوگ تو آرام دہ کار کے ذریعے یہاں تشریف لائے ہیں لیکن مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ خچروں پر سوار ہو کر فجر کے بعد میرپور سے روانہ ہو کر شام کے وقت یہاں پہنچے تھے۔ اس زمانے میں سڑک تو نہ تھی اور تمام سفر پگڈنڈیوں پر خچروں کے ذریعے طے کیا۔ رات اور اگلے روز بھی ظہر تک تقریریں کیں اور پھر وعدہ کے مطابق آگے کے سفر پر ان کی روانگی ہوئی۔ ہم حیران و ششدر ہوئے اور کہا کہ ہم تو مارے ہوئے شکار کھا رہے ہیں۔ اصل کام اور دین حق کی تبلیغ کا

مچھلی سمجھا ہے۔ مجھے تیرتے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ بدن تھکاوٹ سے چور تھا۔ سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ میرے کندھوں پر سوار تین سالہ انس کبھی بے ہوش ہو جاتا اور کبھی ہوش میں آ کر چلانے لگتا۔ اتنے میں فجر کی اذان سنائی دی۔ میں نے تمام رات سمندر میں تیرتے ہوئے گزار دی تھی۔ آخر سورج کے طلوع ہوتے ہی میں کنارے پر جا پہنچا۔ انس کو کندھوں سے اتار کر ریت پر لٹایا۔ خود بھی ریت پر لیٹ گیا اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ میں جس جگہ کنارے پر لگا تھا وہاں لوگوں کی چہل پہل نہیں تھی۔ وہ جگہ سیرگاہ سے بہت دور تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ذرا سستا کر بندرگاہ کی طرف جانا اور بارڈر سکیورٹی فورس کو شیخ صاحب کے بارے میں بتانا ہے تاکہ انہیں تلاش کیا جاسکے۔ اتنے میں ایک گاڑی اس طرف آتی دکھائی دی، وہ ہمارے قریب آ کر رک گئی۔ گاڑی میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور ہماری طرف بڑھے۔

مجھ سے پوچھا: آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہم کل عصر کے بعد سمندر میں ڈوب گئے تھے، اب تیرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔

وہ بے حد خوش ہوئے۔ بولے میں نے آپ کو دور سے کنارے کی طرف آتے دیکھا تو کوئی سمندری مخلوق سمجھا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ ہفتے بھر میں ایک دفعہ سمندری شکار کے لیے یہاں ضرور آتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں گاڑی میں بٹھایا اور لمبی مسافت طے کرنے کے بعد بارڈر سکیورٹی آفس پہنچا دیا۔

سکیورٹی آفس پہنچتے ہی ہمیں ابتدائی طبی امداد کے لیے مختص وارڈ میں لے جایا گیا۔ طویل تک و دو کے بعد پانی کا گھونٹ نصیب ہوا تو میں نے بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا۔ پانی واقعی بہت لذیذ معلوم ہوا۔ انہوں نے ہم دونوں کو غذائی ڈرپ لگادی۔ سکیورٹی آفس کے کمانڈنگ آفیسر کو اطلاع ملی تو وہ دوڑے آئے۔ بڑے خوش اخلاق اور نرم خواہی تھے۔ انہوں نے ہماری بات سنی اور ڈھارس بندھائی۔ میں نے انہیں شیخ صاحب کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فوری طور پر سرچنگ پارٹیوں کو آرڈر دیا کہ شیخ صاحب کو ہر حال میں تلاش کیا جائے۔

مجھے شیخ صاحب کی پوزیشن کا علم تو نہیں تھا البتہ میں نے انہیں بتایا کہ وہ ایک ہاتھ میں لائف گیلن اور



جناب مولانا محمد اشرف جاوید

آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک

(پہلی قسط)

مولانا فضل الہی وزیر آبادی کی مولانا عبداللہ الکافی

سے ملاقات

مولانا نے عبداللہ الکافی سے طویل ملاقات فرمائی اور ان کو حالات سے آگاہ کیا۔ مولانا عبداللہ الکافی نے کانگریس سے علیحدگی اور تحریک پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ باضابطہ بیعت کے ساتھ تحریک مجاہدین میں شریک ہوئے اور ان کے برادر اکبر مولانا عبداللہ الباقی بھی کانگریس سے علیحدہ ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ (ہفت روزہ الاعتصام ۸ جولائی ۱۹۶۰ء ص ۶)

محمد علی جناح سے ملاقاتیں اور تحریک پاکستان

تحریک پاکستان کے مجاہد اور قائد اعظم کے عظیم دوست بیان کرتے ہیں کہ مسلم لیگ اور مجاہدین میں رابطہ و تعاون مضبوط تھا۔ رئیس المجاہدین کی قائد اعظم اور اکابرین مسلم لیگ سے کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ کلکتہ مسلم لیگ کے اکثر اکابر بیعت کر کے جماعت مجاہدین میں شامل ہو چکے تھے۔ جس زمانہ میں حیدر آباد دکن کے نواب نے بیعت کی، اسی زمانہ میں محمد علی جناح سے ملاقات ہوئی۔ جس میں پاکستان کے مستقبل اور اس کے قائم ہونے والے نظام حکومت پر گفتگو ہوئی۔ امیر المجاہدین نے اس سلسلے میں نظام کار پیش کیا جس کی غرض و غایت پاکستان کو اسلامی مملکت بنانا اور سید بادشاہ اور ان کے ساتھیوں نے جس مقصد کے نذرانے دیئے تھے اسے پورا کرنا تھا۔ (روزنامہ شرق ۲۲ اگست ۱۹۹۰ء)

لیاقت علی خان اور جناح سے ملاقات

استاذی المکرم شیخ الحدیث مولانا محمد عابد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مجاہد اعظم مولانا فضل الہی مرحوم اپنے خادم مجاہد عبدالغنی قصوری اور مولانا عبدالکحیم رحمانی قصوری کے ساتھ دارالحدیث رحمانیہ دہلی آ گئے، میں اس زمانے میں وہاں مدرس تھا اور پنجابی ہونے کی نسبت

رہنماؤں سے کئی ملاقاتیں کیں جن میں پاکستان کا مستقبل اور قائم ہونے والے نظام پر گفتگو ہوئی۔ امیر المجاہدین نے اس سلسلے میں نظام کار بھی پیش کیا جس کی غرض و غایت پاکستان کو اسلامی مملکت بنانا، سید بادشاہ اور ان کے ساتھیوں نے جس مقصد کے لئے خون کے نذرانے دیئے تھے، اس مسودے پر سہروردی سے کلکتہ میں ان کی کوشی پر رات ایک بجے سے صبح چار بجے تک بحث ہوتی رہی پھر اس پر دہلی میں قائد اعظم کی کوشی پر غور و خوض ہوا اور آخر کار جماعت مجاہدین اور قائد اعظم کے درمیان معاہدہ طے پا گیا۔ اس معاہدہ کے بعد جماعت کے کارکن مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور تحریک پاکستان کا پیغام گاؤں گاؤں شہر شہر پہنچایا۔ قائد اعظم پر قاتلانہ حملہ ہوا تو غازی عبدالغنی کی روایت کے مطابق ایک مجاہد غازی عبدالکریم نے اس حملے کو ناکام بنایا تھا۔

مولانا کو قتل کروانا اور جمعیت علماء اسلام کا قیام

1926ء کے زمانے سے انگریزوں نے کئی بار اپنے ایجنٹوں کے ذریعے انہیں قتل کروانے کی کوشش کی لیکن وہ ہر بار فوج نکلے۔ (المعارف جون ۱۹۸۳ء ص ۱۳) مولانا شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام کا قیام بھی امیر المجاہدین کی پس پردہ کوشش کا ثمرہ تھا۔ (سید بادشاہ کا قافلہ ۳۴۹) مولانا شبیر احمد عثمانی نے جمعیت علماء اسلام کے قیام کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ یہ مولانا راغب احسن ہیں جو مجھ کو ۱۹۴۵ء میں گوشہ عزلت سے نکال کر جہاد پاکستان کے پلیٹ فارم پر لائے۔ (نوائے وقت ۱۱ دسمبر ۱۹۷۵ء)

۱۹۴۵ء کے انتخابات آسام سرحد کے ریفرنڈم اور

اہل حدیث

جماعت مجاہدین پوری طرح مسلم لیگ کی حمایت کرتی رہی۔ ۱۹۴۵ء سے مسلم لیگ کی حمایت میں قریباً تمام مجاہدین کو پاکستان بنانے کے لئے میدان ہموار کرنے پر لگا دیا گیا۔ بالآخر دسمبر ۱۹۴۵ء میں اسمبلی کے انتخاب کے نتائج کا جب اعلان ہوا تو مسلم لیگ کو حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ یعنی سو فیصد نتائج مسلم لیگ کے حق میں تھے جس کی خوشی میں قائد اعظم نے یوم فتح منایا۔ اس شاندار کامیابی کے بعد قائد اعظم نے پاکستان کے مطالبہ سے کم، کسی قسم کی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ مسلم

میرے کمرہ میں تین دن قیام فرما رہے۔ دہلی میں گھومنے کے لئے مجھے بھی ساتھ لے جاتے تھے اور مختلف مقامات پر دوستوں سے تعارف بھی کرواتے۔ راقم ان کے قیام پر بہت خوش ہوا تاہم مولانا روپوش تھے۔ ایک دن اچانک تین بجے سہ پہر تشریف لائے۔ اپنا سامان خود ہی قلی کی طرح کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ مجھے دوسرے دن محلہ کشن گنج کی ایک مسجد میں حاضر ہونے کو کہا۔ بندہ وقت مقررہ پر مسجد میں پہنچ گیا، مولانا اس وقت چائے کا اہتمام کر رہے تھے۔ پیالیاں پرانی ٹوٹی پھوٹی تھیں، ادھر سے لیاقت علی خان رفقاء سمیت تشریف لے آئے، سب نے بیٹھ کر مسجد میں چائے پی، ان دنوں مولانا روپوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ نواب زادہ لیاقت علی نے مولانا سے عرض کیا، پاکستان منظور ہو گیا ہے اب روپوشی کی ضرورت نہیں، آپ کھلے آزادانہ چل پھر سکتے ہیں۔ دوسرے دن جناح کی ملاقات کے لئے دعوت دے گئے۔ ایک دفعہ دہلی میں گھومتے ہوئے ہم اوکھلے گئے۔ اوکھلے ایک تاریخی مقام ہے جہاں پر صد سالہ جوہلی منائی گئی تھی جس میں دارالحدیث کے اساتذہ و طلبہ بھی مدعو تھے۔ ہمارے لئے خیمہ بھی لگایا گیا، اس اجلاس میں کانگریس و مسلم لیگ کے چوٹی کے زعماء شریک تھے۔ قائد اعظم اور مولانا آزاد پہلی صف میں براجمان تھے۔

مولانا عابد نے بتایا کہ لیاقت علی خان کے ساتھ سردار عبدالرب نشتر وغیرہ بھی تھے۔ مولانا سے مسلم لیگ کی حمایت کی اپیل کی گئی۔ خصوصاً سرحد کے ریفرنڈم کے لئے تو مولانا نے حمایت کا یقین دلایا۔ یہ تمام باتیں مولانا عابد نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرمائیں، راقم بھی اس موقع پر موجود تھا۔

سید حسین شہید سہروردی سے ملاقات اور ریفرنڈم

سرحد و سلفیٹ

مولانا وزیر آبادی نے جناح اور دوسرے مسلم لیگی

(پٹھانستان کی روئیداد کا مسودہ بہلول زائی کے مشہور لیڈر لیفٹیننٹ گیدین خاں جو درہ کیوں میں جمیت عالیہ مجاہدین چرقد کا ایک ذی اثر نمائندہ ہے، اس کے پاس ہے جوں ہی وہ دستیاب ہو گیا اسے چھو کر شائع کر دیا جائے گا تا کہ معلوم ہو کہ پاکستان کی مخالف مسلم جماعتوں کو کس طرح ہندو سرمایہ نے خرید رکھا تھا۔) ماہ جون ۱۹۳۸ء میں فقیر اپنی کے تین خطوط بنام نہرو انپکٹر جنرل پولیس مہر اور عریف خاں نائب سالار افغانستان مقیم سفارت خانہ افغانستان دہلی پکڑے گئے جن کی شناخت وہاں کے محکمہ سی آئی ڈی نے کراچی میں مجھ سے کرائی جب کہ میں وہاں قاسم رضوی کے وفد کو ملنے گیا تھا۔ دشمنوں کی ان تیاریوں کو اور علماء وقت کے جہاد کے برخلاف فتویٰ صادر کرنے کے مناظر کو پہلو بہ پہلو دیکھ کر مسلم قوم کے مستقبل کو نہایت خطرناک دور میں پایا تھا۔

عبدالغنی خاں قصوری آسام سلہٹ سے وزیرستان کی طرف چلنے سے پہلے روانہ کر چکا تھا تا کہ وہاں کے مقامی لوگوں سے مل کر ریفرنڈم کی مہم کے کامیاب بنانے میں مرکز چرقد کا حصہ ادا کرے۔ وہاں کی پیرو پاکستانی جماعتوں اور وزارت بنگال کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر مرکز چرقد کی یہ امداد مسلم لیگ کو بروقت نہ پہنچتی تو مسلم لیگ کی کامیابی مشکوک تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آسام میں ان دنوں کانگریس کی وزارت تھی۔ پولیس کا افسر مسلم لیگ کے وٹروں کو ووٹ دینے سے روکے ہوئے تھا اور جمیت علماء ہند، جمیت مومن عیثیٰ مسلمان، مسلم کانفرنس کے وٹروں کو ووٹ دینے کی جگہ پر آزاد چھوڑ رہا تھا اور اس کام کے اندر اس قدر وقت ضائع کروا رہا تھا کہ مسلم لیگ کے حامیوں کو اتنا بھی وقت نہ ملے کہ وہ اپنے ووٹوں کو ختم کر سکیں اس مشکل کو جس فوق عادیہ جرات سے عبدالغنی خاں مذکور نے حل کیا اس کی شرح ایک مستقل باب کی محتاج ہے۔

صوبہ سرحد میں عبدالکریم خاں کا دورہ بھی بہت کامیاب رہا، اس کی مادری زبان پشتو تھی۔ سرحد آزاد علاقہ باجوڑ کا رہنے والا تھا، برطانوی محاربات میں ہر جگہ وہ شریک جہاد رہا۔ ٹوٹی اور آگرہ کی جنگ میں ۱۹۳۳ء کے جہاد میں..... وہ توپ کے گولے سے زخمی بھی ہوا۔ صوبہ سرحد کے مقامی رہنماؤں سے مل کر ریفرنڈم کی مہم کے

حق پرست پر اللہ تعالیٰ کی مخصوص نوازش کی دلیل ہے۔ شکر خدائے کن کہ موقف شدی بخیر زانعام و فضل او نہ معطل گزاشت منت منہ کہ خدمت سلطان ہمکنی منت شناس ازو کہ بخد مت بداشت خدا خواستہ اگر پٹھانستان کا فتنہ بھڑک اٹھتا تو یقیناً پاکستان منصہ شہود میں آنے سے پہلے ہی عدم کے پردہ میں ہمیشہ کے لئے گنہگار ہو جاتا۔ مشرقی پنجاب میں سکھوں کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جس قیامت نما مصیبت سے دوچار ہونا پڑا اس سے بدرجہا زیادہ پٹھانستان کا فتنہ ان کے لئے نہایت صبر آزما اور مہلک ثابت ہوتا۔ خانہ جنگی کی آگ آزاد قبائل کے ذریعہ بھڑکتی اور سارے پاکستان کو چشم زدن میں بھسم کر دیتی۔ پٹھانستان کے اس فتنہ کی پشت پر چونکہ ہندو قوم کا قارونی سرمایہ اور دولت افغانستان کا قوی رسوخ اور فقیر اپنی کا روحانی اقتدار تھا اور ساتھ ہی اس کے مشرقی پنجاب کی طرف سے سکھ قوم اور سکھ ریاست کا عسکری نظام معاون و مددگار تھا، ادھر پاکستان کے طول و عرض میں کئی ایسے عناصر تھے جو دن رات پاکستان کی بربادی اور اس کے لیڈروں کی تباہی کا تماشہ دیکھنے کے لئے ساعت شاری کر رہے تھے۔ اس لئے اس فتنہ کے کامیاب ہونے میں کسی سیاسی مفکر کو شک کرنے کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ روئیداد پٹھانستان کے شائع ہونے پر قارئین کرام کی معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوگا۔ (ان شاء اللہ) دولت پاکستان کا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہونے پایا کہ یہ قیامت نامہ فتنہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ کے متبعین کی حسن تدبیر اور کوشش سے ہباء منثوراً ہو گیا۔

بہر حال جب حقیقت حال سے پردہ اٹھے گا تو پاکستان کی حکومت اور اس کی جملہ اسلامی جماعتوں کو خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی ماننا پڑے گا کہ واقعی حضرت سید احمد کے متبعین مرکز چرقد سرحد آزاد علاقہ باجوڑ و مہمند نے ان ساتوں نشان زدہ حوادث کے اندر سب سے زیادہ حصہ لیا اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے اندر مسلم لیگ اور حکومت پاکستان پر کسی قسم کا مالی بوجھ نہ ڈالا بلکہ جو کچھ کیا وہ اپنے ہی محدود ذرائع سے کیا۔ (الحمد للہ علی ذالک) (مسئلہ جہاد کشمیر ۱۵۸/۱۶۲۴)

لیگ کی قراردادوں میں کچھ نئے الفاظ کا اضافہ ہو گیا بشرط ضرورت طاقت کا استعمال، بغاوت، ڈائریکٹ ایکشن وغیرہ۔ (مولانا فضل الہی ص ۱۶۲)

انہی کی خفیہ تگ و دو سے اہل حدیث کی غالب ترین اکثریت نے اپنا وزن پاکستان کے پلڑے میں ڈالا، مجاہدین نے ووٹوں کی یہ جنگ جیتنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ (سید بادشاہ ۴۴۰)

مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں مولانا کے نائب مولانا راغب احسن تھے۔ ان کے متعلق قائد اعظم نے فرمایا کہ علامہ راغب احسن، لیگ اور تحریک پاکستان کا زندہ ضمیر ہیں۔ راغب احسن پر مجھ کو فخر ہے۔ (۱۱ دسمبر ۱۹۷۵ء نوائے وقت) اور مغربی پاکستان میں صوفی محمد عبداللہ تھے۔

مسلمانان ہند کے اجتماعی مصائب اور مشکلات کے اندر جس قدر حضرت سید احمد (قدس سرہ) کے اتباع خصوصاً مرکز چرقد نے حصہ لیا اور لے رہے ہیں، اس سے جب کبھی قدرت کا ہاتھ پردہ اٹھائے گا تو پاکستانی ملت اور حکومت کو اس بات کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہ رہے گا کہ مسلمانان ہند کی کسی داخلی جماعت نے ان کے ملی استقلال کے منوانے اور دشمن کی متحدہ طاقتوں کے مقابلہ میں اسے ہر موقع پر کامیاب بنانے میں اس قدر حصہ نہ لیا ہو۔ اس گروہ نے جو ہندوستان سے باہر یا عسائی پہاڑوں کے اندر چرقد نامی ایک کالونی کے اندر نہایت گمنامی کی زندگی بسر کرتا رہا۔ یہی گروہ ہے جس کے مبلغین نے برطانوی عہد کے اندر اپنی جان پھیلی پر رکھ کر ہمیں بدلے۔ برعظیم ہند کے طول و عرض کے دورے کئے اور متحدہ قومیت کو عہد حاضر کا سب سے بڑا خطرہ ثابت کر کے اس کی لپیٹ سے مسلمانان ہند کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔

ہندو قوم ان کے منصوبوں کو جو دوران جنگ (۱۹۳۹ء، ۱۹۴۶ء) جاپانی امداد سے برعظیم ہند کے اندر رام راج قائم کرنے اور مسلم ہستی کے مٹانے یا شدھی کرنے کے متعلق بنائے ہوئے تھی۔ ایکشن کی مہموں کو، خاص طور پر ریفرنڈم کی بازی کے جیتنے میں جو اس گروہ نے عہد حاضر کا افضل ترین جہاد سمجھ کر حصہ لیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے پاکستان کا ایک پیسہ خرچ کرائے بغیر پٹھانستان کے فتنہ کو جو تیش خداوندی محو کیا۔ یہ اس گروہ

چھوڑ دیا۔ دس بارہ روز تک یہ خبر مقامی حد تک محفوظ رہی، یوں ہی اگست کے دوسرے ہفتہ میں یہ خبر شائع شدہ جراند پنجاب کو پہنچی تو انہوں نے مرکزی اور صوبائی حکومت کو اس غلطی کے مہلک انجام پر متنبہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر سے مقدمہ اٹھا لیا گیا اور مجھے مسلم لیگ کے بعض اراکین نے زور دے کر لاہور بلایا۔ اس طریق سے میری گمنامی کا پردہ چاک ہو گیا اور خفیہ کی جگہ علانیہ طور پر کام کرنے کی راہ کھل گئی۔ لاہور ہی کے قیام میں مسئلہ جہاد کشمیر کے متعلق بہت سے مستفسرین پہنچے اور بہت سے تحریری استفتاء بھی بھیجے گئے ہیں، ہر چند اس میدان کا مرد نہ تھا مگر احباب نے مجبور کیا کہ عام مسلمانوں کی تسلی کے لئے کچھ نہ کچھ لکھوں۔ چنانچہ خدا کے بھروسہ پر یہ کام شروع کر دیا۔ اللہ اسے انجام تک پہنچا دے اور مسلمانوں کے لئے اسے بصیرت افزائی کا سبب بنا دے۔ آمین! (مسئلہ جہاد کشمیر صفحہ ۲۰۸ سے ۲۱۶)..... (جاری)

مولانا عبدالرشید راشد ہزاری کیلئے دعا و بخت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید ہزاری کی گزشتہ ہفتہ شدید علالت کی بنا پر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ بحمد اللہ اب ان کی طبیعت رو بہ صحت ہے اور گھر تشریف لے گئے ہیں۔ تاہم جملہ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

حافظ بابر فاروق رحیمی کو صدمہ

پرچہ پریس کو جا رہا تھا، خبر ملی کہ صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور کی بھالی محترمہ طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک صالحہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطائیں معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو ہر جہل کی توفیق دے آمین! اہل احباب کتب ان کے غم میں شریک ہیں۔ (ادارہ)

حافظ مسعود انظر کو صدمہ

گزشتہ جمعہ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید انظر مرحوم کی بڑی ہمیشہ اور حافظ مسعود انظر (مدیر جامعہ سعیدہ خانیوال) کی کچھ بھی برین ہیمرج کی وجہ سے بقضائے الہی انتقال فرما گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک صالحہ خاتون تھیں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو ہر جہل عطا فرمائے۔ آمین!

برائے تحریر: 0333-5176493

اور عبدالغنی خاں کے علاوہ مشہور مبلغ اسلام حافظ محمد یوسف خاں اور راقم الحروف کا اکلوتا بیٹا محمد سلیمان خاں اور غزنوی خاندان کا لب لباب عمر فاروق خاں اور بشیر احمد خاں از خاندان عالیہ پاک پٹن بھی ہیں، ان میں سے ہر فرد ہزار جوانوں کا ایک جواں ہے۔ یہ جانباز ایک ہی وقت میں تبلیغ اسلام کا فریضہ اور قتال فی سبیل اللہ کی مہم خدمات بجالا رہے ہیں۔ علامہ فہامہ مولانا ابونعیم عبدالکحیم خاں ندوی (مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی) برادر کلاں عبدالغنی خاں مذکور برما سیام اور حدود چین میں مدت مدید سے مرکز چرقد کی طرف سے اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ کی تبلیغ میں مشغول ہیں۔ الیکشن کے زمانے میں مرکز کی طرف سے خضر حیات اور کانگریس کی تحریکات کی تیغ کشی میں بھی انہوں نے بہت حصہ لیا ہے۔ چونکہ کڑال اور ڈھونڈ تو قیں حضرت سید احمد شہید کی مقدس تحریک کے انیسویں صدی سے بمنزلہ دو ہاتھ اور دو پیر اور دو آنکھ کے چلے آ رہی ہیں، اس لئے انہیں باہمی شناخت اور اعتماد حاصل کرنے میں کچھ وقت نہ ہوئی۔ اس حسن تدبیر سے مرکز چرقد نے بھی اس تحریک کے سابقین اولین کے زمرہ میں شمار کئے جانے کا عند اللہ وعند الناس استحقاق پیدا کر لیا۔ اس کے بعد راقم الحروف بھی بذات خود پٹھانستان تحریک پر بغیر امداد پاکستان کے فوق العادۃ فتح حاصل کر کے مظفر و منصور پونچھ کی تحریک میں شامل ہو گیا اور چرقد سے اپنا سارا اسلحہ اور ذخیرہ کار توں منگو کر اس مقدس جہاد کے کامیاب بنانے میں وقف کر دیا۔ (الحمد للہ علی ذالک) اور اپنی عادت قدیم کے مطابق مال و جان سے بہت قیمتی خدمات خفیہ طور پر انجام دیتا رہا۔ یہاں تک کہ حیدر آباد دکن کے وفد سے کراچی میں مل کر جب واپسی میں ۲۶ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۶۷ھ بروز سوموار پونچھ محاذ جنگ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں وزیر آباد اپنے آبائی گھر میں داخل ہوا تا کہ اطمینان کے ساتھ دو ماہ کی جمع شدہ ڈاک کا جواب لکھ سکوں۔ ناگاہ پولیس پہنچی اور راقم الحروف کو برطانوی عہد کے ایک ۲۷ سالہ گزشتہ مقدمہ کے ذیل میں زید فہد 120/B اور 308 گرفتار کر لیا اور دوسرے روز 27 جولائی کو گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں پیش کیا۔ جس نے جیل بھیجنے کی بجائے تین ہزار کی ضمانت پر مقدمہ مرتب ہونے تک مجھے

کامیاب بنانے میں اس نے اور ملک گل ضمیر خاں محمود خیل چرقدی (جو راقم الحروف کا خاص شاگرد ہے) نے نمایاں حصہ لیا۔ راقم الحروف تو وزیرستان میں تحریک پٹھانستان کے اسناد میں مشغول رہا۔ مگر عبدالکریم خاں مذکور صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے تبلیغی فرائض سے فارغ ہو کر کڑال کے علاقہ میں چلا گیا۔ تاکہ وہاں مولانا محمد سنبھالوی سے مل کر قوم مذکور کو آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیار کرے۔ یہ لوگ جہاد فی سبیل اللہ کی ان ہی تیاریوں میں مشغول تھے کہ ناگہاں قریب میں ڈھونڈ قوم کی طرف سے پیغام پہنچا کہ ”جہاد کا ڈنکا بج چکا آؤ اور ڈوگرہ راج کا خاتمہ کرو۔ کشمیر، پونچھ اور جموں کو دوبارہ دارالسلام بناؤ اور ہمارے مسلمانوں کا بدلہ لینا ہے تو سب کام چھوڑ کر یہاں پہنچو۔ اس پیغام کا کڑال میں پہنچنا اور عبدالکریم خاں کا اپنے رفقاء سمیت سیدھا پونچھ پہنچنا ایک ساتھ ہوا۔ چونکہ اس جہاد کا بانی اور اس کے رفقاء سب پشت بہ پشت حضرت سید احمد شہید کی مقدس انقلابی تحریک کے خیر خواہ اور اس کے معاون و مددگار چلے آ رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے عبدالکریم خاں کے اس ناگہانی ورود کو ان ابتدائی ایام کے اندر نہایت ہی نیک فال سمجھا۔ اس غیبی امداد سے ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے اور ان کو یقین ہو گیا کہ اب ہماری فتح میں زیادہ دیر نہیں تاؤتیکہ راقم الحروف فقیر اپنی سے پیٹ کر بذات خود وزیرستان سے محاذ پونچھ پر پہنچا۔ عبدالکریم خاں برابر مجھے تمام حالات جنگ سے خصوصی قاصدوں کے ذریعہ اطلاع دیتا رہا اور اس دوران دو مرتبہ خود بھی میرے پاس پہنچا۔ اس کے چند روز بعد عبدالغنی خاں فاتح مہم ریفرنڈم آسام بھی سلہٹ سے راہ کے خطرات سے دوچار ہوتا ہوا سیدھا محاذ پونچھ پر پہنچ گیا۔ اسی طرح دوسرے اراکین مرکز چرقد بھی خبر پاتے ہی تمام اطراف سے سمت کر جہاد کشمیر میں شریک ہو گئے۔ کشمیر کے محاذوں میں سب سے خطرناک اور مشکل محاذ پونچھ کا ہے۔

وہاں تک پہنچنے کے لئے کوالہ سے کم از کم چار روز پیدل چلنا پڑتا ہے، موٹر اور سڑک نہ ہونے کی وجہ سے رسد رسانی کا کام بہت ہی محنت طلب رہتا ہے، اس لئے اکثر فقر و فاقہ کی نوبت بھی پہنچتی رہتی ہے۔

مرکز چرقد کے اراکین میں سے عبدالکریم خاں

ہمارے اکابر..... مولانا امرتسریؒ اور مولانا سیالکوٹیؒ

جناب مولانا محمد یوسف انور

جہانوں دی رحمت کہا کوئی نہیں سکدا
اوہ ختم نبوت دا سالار آیا
نبوت دے بوئے نوں ہے مار آیا
نواں ہن نبی جگ تے آ کوئی نہیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

متحدہ ہندوستان میں ہمارے جلسوں میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو سکھ بھی ہماری تقریریں سننے کے لئے آجاتے تھے۔ ہندوؤں میں شور ایسی قوم ہے جس سے غلی سطح کے کام لئے جاتے ہیں، برہمنوں کو اونچا اور بلند درجہ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ شوروں کے لئے پانی روٹی بھی الگ اور ان کو چھوٹی چھوٹی ملازمتیں دی جاتی ہیں۔

مولانا مصمصام نے بتایا کہ اس اجلاس میں بھی ہندو موجود تھے، وہ پنڈال کے گرد و نواح میں کھڑے یا بیٹھے ہمیں نظر آ رہے تھے۔ جنہوں نے میری نظم سے متاثر ہو کر آوازیں لگانا شروع کر دیں کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں، اختتامی خطاب حضرت میر صاحب کا تھا جنہوں نے تقابل مذاہب ہی کے عنوان پر تقریر کی اور اسلام کی حقانیت و صداقت پر شعلہ بار دلائل دیئے اور دیگر مذاہب کے ابطال کو خوب ثابت کیا۔ اُن کا فصیح و بلیغ خطاب سونے پر سہاگہ کا کام کر رہا تھا۔ آخر میں میر صاحب نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد مسجد میں درس ہوگا اس کے بعد جو ہندو لوگ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں وہ غسل کر کے مسجد میں آجائیں۔ چنانچہ انگی صبح حضرت میر صاحب نے اسی موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ اسلام کے خصائص عبادات و معاملات اور طرز زندگی کو بیان فرماتے ہوئے آخرت کی نجات پر بھرپور روشنی ڈالی۔

مولانا مصمصام نے بتایا کہ مجھے صحیح تعداد تو یاد نہیں لیکن خاصی بڑی تعداد میں ہندوؤں نے اپنے خاندانوں کے ہمراہ آکر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

حضرت مولانا علامہ محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بلاشبہ علمی و فقہی اور سیاسی لحاظ سے مایہ ناز خطیب و مقرر اور بلند پایہ مناظر تھے جن کی خدمات دینیہ اور اس راہ مستقیم کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں کئے جانے والے سفروں کی رونما سازیاں صفحات پر مشتمل ہے۔ برسوں پہلے کا ذکر ہے کہ ان سطور کا راقم اور مولانا سید حبیب الرحمن شاہ، مرکزی جمعیت کے سابق ناظم اعلیٰ

گفتگو میں تقسیم ملک سے قبل کے جلسوں، مناظروں، کانفرنسوں اور تبلیغی پروگراموں کا ذکر کرتے تو ان میں حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹیؒ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی دینی مساعی حسہ، علم و فضل کی نکتہ آفرینیاں، تحریری و تقریری کارنامے اور فصاحت و بلاغت بھرے کلام و بیان ہمیں سننے کو ملتے۔

مولانا مصمصام نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ بٹالہ میں تین روزہ سالانہ جلسہ تھا جس کی صدارت حضرت علامہ محمد ابراہیمؒ فرما رہے تھے۔ میں امرتسر سے ٹائی برقی پریس سے اپنا تازہ رسالہ اور ”جھوک مدینے والے احمد سردار دی“ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر ساتھ لایا تھا، میر صاحب نظمیں پڑھنے والوں کو زیادہ پسند نہیں فرماتے تھے۔ جمعہ کی رات کا اجلاس تھا تو میں نے منتظمین کی سفارشوں سے وقت لے لیا اور چند تمہیدی الفاظ کے بعد جھوک پڑھنا شروع کر دی۔ جب نظم میں حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے اشعار پڑھ رہا تھا تو مجمع تو جھوم رہا تھا مگر حضرت میر صاحب صدر جلسہ کی آنکھیں اشک باریں۔ تمام رسالے جن کی قیمت اس زمانے میں ایک آنہ تھی، منٹوں میں فروخت ہو گئے۔ میں رات کی گاڑی پر امرتسر گیا اور اگلے روز شام کو ایک ہزار مزید شائع کرا کے لے آیا۔ نماز عشاء کے بعد ہفتہ کی رات بھی صدر جلسہ میر صاحب ہی تھے جنہیں رقعہ پر رقعہ آنے لگے کہ مولانا مصمصام کو وقت دیا جائے۔ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوریؒ اور مولانا محمد عبداللہ ثانیؒ کی تقریریں مرزاہیت کی تردید اور ختم نبوت کے موضوع پر ہوئیں، جن کے بعد میر صاحب کے حکم سے ایچ سیکرٹری مولانا عبداللہ احرارؒ نے مجھے پندرہ منٹ کے لئے تقریر اور نظم سنانے کیلئے آواز دی۔ میں نے مختصر آشنائیں رسالت مآب پر تقریر کرنے کے بعد یہ نظم پڑھنا شروع کی۔ اس کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں: محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹیؒ 7 جنوری 1956ء کو وفات پا گئے۔ ان کی وصیت تھی کہ میرا جنازہ حضرت حافظ محمد عبداللہؒ روپڑی پڑھائیں۔ بڑے حافظ صاحب اور ان کے نوجوان بھتیجے نامور علماء مولانا حافظ محمد اسماعیلؒ اور مولانا حافظ عبدالقادرؒ اس روز فیصل آباد ہمارے غریب خانہ پر قیام پذیر تھے۔ میر صاحب کی وفات کی خبر آنے پر تینوں حضرات کے ہمراہ میرے والد مرحوم حاجی عبدالرحمنؒ بھی سیالکوٹ گئے۔ واپسی پر انہوں نے بتایا کہ نماز جمعہ کے بعد جنازہ میں شرکت کرنے والے احباب سیالکوٹ و مضافات ہی نہیں بلکہ ملک کے اطراف و اکناف اور دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں علماء و صلحاء اور عقیدت مندوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ دیگر مکاتب فکر کے علماء اور ملک کے نامی گرامی سیاسی راہنما بھی دیکھنے میں آئے۔

پچھلے دنوں جماعتی جریڈوں ”اہل حدیث“ اور ”الاعتصام“ میں مولانا محمد اشرف جاوید اور جناب عبدالرشید عراقی کے مولانا میر سیالکوٹیؒ کے بارے میں لکھے گئے مضامین نظروں سے گزرے جن میں ان کی دینی و ملی اور سیاسی خدمات کے سلسلہ میں متحدہ ہندوستان کے دور دراز تبلیغی سفروں کا تذکرہ کیا گیا ہے، متذکرہ مضامین پڑھ کر میرے دماغ میں بھی میر صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق بھولی بھری یادیں تازہ ہو گئیں جنہیں یہاں سپرد قلم کر رہا ہوں۔ جماعت کے معروف مقرر اور شیریں بیان واعظ و شاعر مولانا علی محمد مصمصامؒ جن کی رہائش فیصل آباد کے قریبی قصبہ ستیانہ بنگلہ کے نواحی گاؤں میں تھی۔ تبلیغی دوروں میں آتے جاتے ان کا قیام اکثر ہمارے گھر رہتا۔ جس کی ایک وجہ والد صاحب مرحوم سے ان کی قلبی محبت تھی اور دوسری وجہ مولانا احمد دین گکھروٹیؒ کا ہمارے ہاں مستقل قیام تھا۔ دونوں علمائے کرام کی باہم دوستی اور بے تکلفی کمال کی تھی، دونوں ہم عمر بھی تھے۔ جب وہ اپنی

کامیاب ازدواجی زندگی...؟

جناب حکیم عبدالجید انظر
فیصل آباد

سے یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ اپنے سرال کی تمام باتیں اپنے سینے میں ہر کسی کو بتانے لگ جاتی ہیں، یہ بہت قبیح حرکت ہے۔ اگر لڑکی کو اپنے سرال میں کسی قسم کی مشکلات درپیش ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کو اعتماد میں لے یا پھر اپنی بڑی بہن کو بتائے، اس لیے کہ وہ ان حالات کا سامنا کر چکیں ہوتی ہیں، اس حوالہ سے وہ اس کی بہترین رہنمائی کر سکتی ہیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ سرال اور میکے کے مسائل کو الگ الگ رکھا جائے تب ہی زندگی آسان اور کامیاب بن سکتی ہے۔

خواتین کو اس بارے میں سمجھ داری سے کام لینا چاہیے کہ جب خاوند سارا دن ڈیوٹی میں گزارنے کے بعد شام کے وقت تھکا ہارا گھر واپس لوٹتا ہے تو اسے ایک مکمل گھر کی امنگ ہوتی ہے۔ گھر کو صاف ستھرا کیا ہو، تمام گھر کے سامان کو صفائی اور ترتیب کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پہنچایا ہو۔ شوہر کے گھر واپس آنے سے پہلے خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام گھر کے کام کاج سے صرف خاوند کے استقبال کیلئے فارغ ہوں۔ نہایت خوش اخلاقی اور اچھے طریقے سے پیش آئیں، اس کی تمام اشیاء مثلاً جوتا کپڑے وغیرہ تلاش کر کے رکھے جائیں تاکہ اسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہو اور گھر آتے ہی اسے ایسا پرسکون ماحول ملے کہ اسے تمام دن کی تھکن بھول جائے۔ شوہر کے گھر آتے ہی اسے اپنی پریشانیوں سے آگاہ نہ کریں بلکہ پہلے اسے آرام کا سانس لینے دیں، پانی وغیرہ پوچھیں پھر اس سے دریافت کریں کہ آپ کا آج کا دن کیسا گزرا؟ شادی شدہ زندگی میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ باہمی کس محل وقوع پر بیان کرتی ہیں۔

ایسے ہی شوہر کو چاہیے کہ گھر آ کر اگر وہ کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کے مزاج اور طبیعت بخلاف ہو تو صبر سے کام لے، گھر آتے ہی اعتراضات کی بوچھاڑ اور دنگ و فساد شروع نہ کر دے۔ اسے چاہیے کہ اطمینان کے ساتھ اس بارے اپنی اہلیہ محترمہ سے استفسار کرے تاکہ اصل صورت حال سے آگاہی ہو سکے۔

ایسے ہی میاں بیوی کو ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھنا چاہیے، شادی کے ابتدائی ایام بہت ہی اہم ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو سمجھ نہیں پاتے جیسے جیسے وقت گزرتا ہے، ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

ہمیں حالات سے سمجھوتا کرنا چاہیے۔ شادی کے ابتدائی مراحل میں خواتین کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ یہ وقت اپنے شوہر کی بات ماننے کا ہوتا ہے نہ کہ اپنی بات منوانے کا، شوہر جو بھی بات کہے اس پر مکمل اعتماد کا مظاہرہ کیجئے۔ اگر میاں بیوی چاہیں تو ایک دوسرے کے بہترین دوست بن سکتے ہیں اور زندگی بہت خوبصورت بن سکتی ہے۔ ایسے ہی شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کا پورا پورا خیال رکھے اور لڑکی جو اپنا محبت بھرا خونی رشتہ چھوڑ کر اپنے والدین، بہن بھائی اور خاندان سے رخصت ہو کر آپ کے نکاح میں آئی ہے اس کی تمام تر خواہشات کا پاس رکھنا لڑکے کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

خواتین سب سے پہلی غلطی یہ کرتی ہیں کہ شوہر کو اس کے والدین سے بدظن کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ انسانی دماغ اس بات کو کسی صورت بھی قبول نہیں کرتا کہ وہ سرمایہ حیات جسے والدین نے دن رات محنت کر کے پالا ہو، بیچپن کی تکالیف کو برداشت کر کے پروان چڑھایا ہو پھر پڑھایا لکھایا اور اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ شادی کا بندوبست کیا، اس کی ہر ضرورت اور خواہش پوری کی لیکن شادی ہوتے ہی انہیں اپنا دشمن سمجھ لے، یہ بہت ہی مشکل اور تکلیف دہ چیز ہے۔ بجائے اس کے کہ لڑکی ایسی کوئی غلط سوچ رکھے اُسے کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنی ساس اور نندوں کے ساتھ کھل مل جائے۔ اگرچہ لڑکی کیلئے یہ بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے مگر پھر بھی ناممکن نہیں۔ اگر لڑکی سمجھداری کے ساتھ اپنی ساس اور نندوں کا دل جیت لے تو پھر شوہر کا دل جیتنا اس کے لیے مشکل نہیں ہوتا۔

ایسے ہی خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ گاہے بگاہے شریک حیات کو اپنے والدین سے ملانے کیلئے خود لے کر جائے اور لے کر آئے۔ بیوی پر ایسی کوئی پابندی نہ لگائے کہ وہ اپنے والدین سے مل نہ سکے، اس طرح زندگی کے لمحات خوشگوار بن سکتے ہیں۔ اکثر و بیشتر لڑکیوں کی طرف

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کی تمام چیزیں انسان کیلئے سرمایہ حیات ہیں۔ وہ نفع مند اور فائدے سے خالی نہیں اور انعامات الہیہ کا شمار بھی ممکن نہیں لیکن ان تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو بہترین سرمایہ پیدا کیا ہے وہ اس کی نیک سیرت، پاکدامن، اعلیٰ اخلاق و کردار کی حامل فرمانبردار بیوی ہے۔ ایسی خاتون جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے اپنی سچی زبان نبوت سے چند اوصاف بیان فرمائے ہیں کہ آدمی کیلئے دنیا تمام کی تمام فائدہ مند چیز ہے لیکن باوجود اس کے انسان کیلئے بہترین سرمایہ اس کی نیک بیوی ہے۔ جب خاوند اسے حکم دیتا ہے تو وہ فوراً اس کی تابعداری کیلئے تیار ہو جاتی ہے اور جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو اسے خوش کر دیتی ہے اور جب وہ اس سے غائب ہوتا ہے تو وہ تمام معاملات کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ چند ایک ذمہ داریاں ہیں جو مسلم خاتون پر اسلام کی طرف سے عائد ہوتی ہیں۔

نکاح ہمارے پیارے محبوب کی پیاری سنت مبارکہ ہے جس کے ذریعہ تکمیل ایمان، غصہ بصر اور معاشرہ بہت سی برائیوں اور شرانگیزیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ نکاح میں بے شمار حکمتیں پنہاں ہیں کہ اس کی برکتوں سے دو دلوں اور دو خاندانوں کے درمیان ہمیشہ کیلئے محبت بھرا رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور شادی انسان کو ایک نئی زندگی دیتی ہے۔ ہم لوگ ایک اسلامی معاشرے میں زندگی گزارتے ہیں اور اسلام نے ہمیں زندگی گزارنے کیلئے مکمل لائحہ عمل دیا ہے۔ اگر ان اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے تو میاں بیوی کافی حد تک اپنی ازدواجی زندگی خوشگوار اور پرسکون بنا سکتے ہیں۔ شادی کے بعد لڑکی کا سب سے پہلا رابطہ اور تعلق اپنے خاوند سے ہوتا ہے۔ ابتدائی ایام تو بہت ہی خوبصورت گزرتے ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ زندگی بہت اچھی اور آسان ہے مگر یہ سچ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات و واقعات میں تبدیلی آتی ہے اور

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف (راجوال) کا انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت الہدیث کی بزرگ شخصیت اور نامور عالم دین مہتمم و بانی دارالحدیث جامعہ کمالیہ منڈی راجوال ضلع اوکاڑہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف راجوالی 95 برس کی عمر میں طویل علالت کے بعد گزشتہ شب 14 جنوری 2014 کو انتقال کر گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ الحدیث محمد یوسف نے 1919 کو چک سومیاں عرف عوان تحصیل ضلع فیروز پور بھارت میں میاں کمال الدین کے گھرانے میں جنم لیا۔ انہوں نے درس نظامی، فارسی، فقہ، ادب، منطق وغیرہ کے علوم کے حصول کیلئے دارالعلوم جامعہ ندویہ مدرسہ قمر الہدی، جامعہ محمدیہ لکھنؤ کے، دارالعلوم تقویۃ السلام مدرسہ غزنویہ امرتسر، مدرسہ دارالکتب والدین دہلی میں زیر تعلیم رہ کر فارغ التحصیل ہوئے۔ ان کے معروف شیوخ اور اساتذہ کرام میں میاں دل محمد، مولانا محمد قلعوی، مولانا اعطاء اللہ حنیف جھوبانی، مولانا محمد داؤد راشدی، مولانا محمد عطاء اللہ لکھنوی، مولانا محمد حسین ہزاروی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد عبداللہ خاں شہید، مولانا عبدالستار دہلوی، شیخ الحدیث مولانا نیک محمد جملی، مولانا حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی جیسی علمی شخصیات شامل ہیں۔

مولانا مرحوم 1944ء کو فارغ التحصیل ہوئے، تحریک پاکستان میں بھرپور سرگرم رہے، قیام پاکستان کے بعد تقریباً 1952ء میں دارالحدیث جامعہ کمالیہ منڈی راجوال میں دینی درس گاہ کی بنیاد رکھی۔ تحریک ختم نبوت کے دوران سرگرم ہو کر سنٹرل جیل ساہیوال میں 4 ماہ تک قید میں رہے۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی سرگرم عمل رہے۔ کئی دینی کتب کے مصنف تھے، آپ نے تقریباً 25 مرتبہ بخاری شریف طلباء کو پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے تلامذہ کا شمار سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے جو کہ پاکستان بھر کے علاوہ دیگر ممالک میں دین اسلام کی اشاعت و ترویج میں مصروف کار ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر حافظ عبدالرحمن نے پہلی جبکہ دوسری نماز جنازہ پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں لاہور نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے قراء، علماء شیوخ الحدیث میں عبدالرشید راشد ہزاروی، مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا عبداللہ امجد چھتوی، حافظ ثناء اللہ مدنی، مولانا عبداللہ لائق سلفی، مولانا محمد صدیق سلیم، حافظ عبدالغفار المدنی، حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا اعطاء اللہ حنیف، بشیر انصاری ایم۔ اے، حافظ عبدالستار انصاری، مفتی عبداللہ عقیف، میاں محمد جمیل، حافظ عبدالوہاب روپڑی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ مسعود عالم، مفتی عبدالرحمان، الشیخ حفیظ الرحمن لکھنوی، حافظ محمد ندیم ظہیل، مولانا شتیق الرحمن فرخ، ڈاکٹر حماد لکھنوی، قاری محمد ابراہیم میر محمدی، مولانا محمد شفیع، حافظ حسن محمود کبیر پوری، مولانا ابو ذر محمد زکریا محمد عمران مجاہد، وفد، مولانا بابرک اللہ مصصام، حافظ عبدالعظیم اسد، رانا محمد نصر اللہ خاں، حافظ احمد شکر، مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا احمد یار صدیقی، قاری نذیر احمد، حافظ عزیز الرحمن شیخ پوری، مولانا محمد ادریس، ڈاکٹر حمود لکھنوی، حافظ عبدالجبار مدنی، مولانا عبداللہ یوسف، حاجی احمد اللہ حامد، ڈاکٹر مزل احسن شیخ، ڈاکٹر احسن مدنی، قاری محمد ابراہیم کاظم، مولانا نسیم الدین لکھنوی و دیگر جماعتی، سیاسی اور سماجی کارکنان نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی، سماجی، ملی اور جماعتی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ منجانب: محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

انسان ایک دوسرے کے مزاج، عادات اور اخلاق کو سمجھ لیتا ہے۔ اگر خاوند غصے میں ہو تو بیوی کو چاہیے کہ خاموشی اختیار کرے کیونکہ آدمی کا غصہ آگ کی طرح ہوتا ہے اور عورت کی تیزی جلتی پر تیل کا کام کرتی ہے، اس لیے انتہائی ضروری ہے کہ اس وقت عورت کو چاہیے کہ تحمل و اطمینان سے کام لے۔ کسی بھی انسان کو ناپسندیدہ بات پر غصہ آ جانا ایک فطری چیز ہے اگر بیوی کو کسی بات پر غصہ آ جائے تو شوہر میاں کو بھی تحمل مزاجی سے کام لینا چاہیے۔ ایسی بات نہیں کہ غصہ کرنا صرف شوہر کا حق ہے میاں بیوی کو ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھنا چاہیے اور ہمیشہ تحمل مزاجی سے کام لینا چاہیے۔

میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ شوہر کا اپنی بیوی پر اعتماد و یقین نہ کرنا ہے۔ عورت اگر اپنی نندوں میں سے کسی کی غلط عادت کی اصلاح کرنا چاہتی ہے تو وہ اسے اپنے لیے بہت بڑا مسئلہ سمجھ لیتی ہے، اس طرح سے وہ بہت قسم کی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں کہ ہمارے گھر آئی بعد میں اور سمجھانے پہلے لگ گئی۔ پھر بات بات پہ ایک دوسرے کو روکنے اور ٹوکنے کا سلسلہ چل نکلتا ہے بالآخر اپنے بھائی کو اس کے خلاف اکسانا شروع کر دیتی ہیں اور پھر شوہر صاحب اپنی بیوی سے پوچھے بغیر بہنوں پر اندھا اعتماد کر لیتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ازدواجی زندگی محبت کی بجائے نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور پھر معاملہ اس قدر سنگین ہو جاتا ہے کہ نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔

معاملہ اس قدر الجھانے کی بجائے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی پر مکمل اعتماد کرے، اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے بارے میں اپنی بیوی سے اس کی وجہ معلوم کرے، میاں بیوی کا اعتماد ہی دراصل کامیاب زندگی کا راز ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ عورت اپنی زندگی کو خوبصورت بنانے کے لیے قناعت کے ساتھ اپنے شوہر کی کمائی پر گزارہ کرے اور شوہر سے ایسی چیز کا مطالبہ ہرگز نہ کیا جائے جو اسے پریشان صورت حال سے دوچار کر دے۔ کوشش کیجئے کہ اپنا مہینہ وار بجٹ بنالیں تاکہ آپ اپنی آمدن کے مطابق ایک دائرے میں رہتے ہوئے خرچ کریں۔ ایسے ہی خاوند کو چاہیے کہ وہ شادی کے بعد اعتدال کے دامن کو تھامے رکھے۔ وہ اپنے آپ کو کچھ دکھانے کیلئے بے جا

ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے میں ساس بہو کی لڑائی کی ایک اہم وجہ بہو کا اپنے ماں باپ کے گھر جانا ہے۔ ساس صاحبہ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بہو اپنے گھر میں اپنا دل لگائے اور اس کی خدمت کرے۔ دوسری طرف بہو کی تمنا ہوتی ہے کہ اپنے والدین کو بھی وقت دے۔ بہو چاہے کتنی بھی خدمت گار بن جائے مگر وہ جیسے ہی میکے جانے کا ارادہ کرتی ہے تو ساس کے چہرے پر شکن پڑ جاتی ہے۔ ان تمام مسائل سے بچنے کے لیے عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی مدد سے میکے جانے کیلئے دن کا تعین کرے جو دن وہ مقرر کرے اس دن ہی مل کر میاں بیوی جائیں۔ بہر حال خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہتر سے بہتر

پیسے کا استعمال نہ کرے، اسے فضولیات سے ہٹ کر اپنی اصل ضروریات پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ عورت میں حسد ایک فطری عمل ہے مگر ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہر انسان کا اپنا نصیب ہوتا ہے، کبھی بھی اپنے شوہر کو مت بھولنے کی میری بہن کے پاس تو بڑی گاڑی، عالی شان بنگلہ، پہننے کیلئے اچھے سے اچھا سوٹ، جوتا اور قیمتی قسم کے زیورات اور میرے پاس کیا ہے؟ ایسی سوچ رکھنے والیاں ہمیشہ اپنے گھر کو برباد اور اجاڑ لیتی ہیں۔ آخر کار بات یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ گھر کے تمام افراد ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اللہ رب العزت نے جو کچھ آپ کو عطا کیا ہے اس پر شکر ادا کرنا سیکھئے اور قناعت پسندی اختیار کیجئے۔

صاحب اور ڈاکٹر نصر اللہ صاحب کا خصوصی شکر یہ ادا کیا اور عرض کیا کہ اس معاشرہ میں کچھ تو ہیں جو ہمارے لیے سوچتے اور ہمارے لیے فکر مند ہیں۔ میں اپنی اور دفاق المدارس السلفیہ کی جانب سے یونیورسٹی کا شکر گزار ہوں۔ دینی مدارس، پاکستان کا قیمتی اثاثہ ہیں لیکن بد قسمتی

سے گزشتہ تین دہائیوں سے ان کے خلاف نہایت غلیظ اور یکطرفہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ یہ کام غیروں نے نہیں انہوں نے کیا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ وہ لوگ مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ جنہوں نے کبھی مدرسہ کی چار دیواری پار نہیں کی اور ان کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ دینی مدارس مدتوں سے نہایت خاموشی کے ساتھ معاشرہ کی خدمت پر مامور ہیں۔ جہاں دینی تعلیم اور اسلامی اقدار کے فروغ میں کام کر رہے ہیں وہاں خدمت خلق اور اصلاح معاشرہ کے لیے بھی کوشاں ہیں۔ دینی مدارس کا امتیاز یہ ہے کہ ان کے ہاں پڑھایا جانے والا نصاب محض کیا ہے یا فرضی نہیں بلکہ تطبیقی اور عملی ہے۔ کہ انسانی زندگی میں تبدیلی کا باعث ہے اور ہر شخص اس پر ترین اور مشق کر سکتا ہے۔

میں نے شرکاء و رکشاپس سے عرض کیا کہ وہ ایک اہم ذمہ داری قبول کر چکے ہیں۔ لہذا پوری دلجمعی کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیں۔ اس لیے ہمیں بہت ایسے چیلنجز کا سامنا ہے جن میں:

(1) عصر حاضر کے جدید مسائل ہیں۔ جن میں نئے عمرانی معاہدے، معاشی اقتصاد، سیاسی اور عسکری مسائل ہیں۔ ان مسائل میں نئے رجحانات پیدا ہوئے ہیں اور لوگ ان مسائل سے دوچار ہیں۔ انہیں آپ سے رہنمائی مطلوب ہے۔

(2) خلاف اسلام تحریکیں، جو جدید وسائل سے مسلح ہو کر میدان عمل میں موجود ہیں اور نہایت منظم اور متحرک ہیں۔ ان کا تعارف حاصل کرنے اور پوری یکسوئی اور اتحاد سے ان کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(3) زوال پذیر امت کے مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل کے لیے کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جبکہ اسلامی دنیا اپنے بہترین جغرافیہ اور وسائل سے مالا مال علاقوں پر مشتمل ہے۔ پھر یہ زیوں حالی اور پسماندگی کیوں۔

(4) بے دینی اور بے راہ روی خاص کر نوجوان

تحقیقی و تربیتی ورکشاپ برائے معلمین دینی مدارس

زیر اہتمام اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

تحریک دینی و علمی تنظیم

مہمان خصوصی ممتاز ماہر تعلیم جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) چیئر مین قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور تھے۔ کلیدی مقالہ جناب قاری محمد حنیف جالندھری کا تھا جو علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ افتتاحی نشست کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے فکر انگیز خطاب کیا۔ اور کہا کہ ہمیں اپنے قول و عمل میں یکسانیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آج امت مسلمہ جن مسائل سے دوچار ہے اور خاص کر پاکستانی معاشرہ جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس صورت میں ہمیں مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی تعمیر نو کرنا ہے اور یہ کام علماء ہی کر سکتے ہیں۔ انہیں یہ ذمہ داری ادا کرنا ہوگی۔ ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا اور باہمی اخوت و محبت کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا کہ ہم اس قدر مسلکی تعصب کا شکار ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے سامنے غیر مسلم آجائے تو پریشانی نہیں ہوتی لیکن دوسرے مسلک کا آدمی آجائے تو یہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ لہذا اس تعصب کو ختم کرنا ہوگا اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کام کرنا ہوگا۔ اتحاد و اتفاق کی بنیاد قرآن حکیم اور سنت نبوی ﷺ ہے۔ اگر ہم اس رسی کو مضبوطی سے تھام لیں تو با آسانی تمام مسائل کو ختم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بھی اسلامیہ یونیورسٹی کی انتظامیہ خاص کر وائس چانسلر اور ڈین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے تربیتی ورکشاپ کے لیے شاندار انتظامات کیے۔ راقم کو بھی افتتاحی نشست میں بطور مہمان مدعو کیا گیا اور پروگرام کے حوالہ سے اظہار خیال کی دعوت دی گئی جس پر چند معروضات پیش کیے۔

حمد و ثناء کے بعد میں نے اسلامیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار اور فیکلٹی آف اسلامک لرننگ کے ڈین جناب ڈاکٹر پروفیسر سلیم طارق

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، پاکستان کی ایک معتبر اور نیک نام یونیورسٹی ہے۔ جو نہایت خاموشی کے ساتھ تعلیم و تربیت اور تحقیق و تدریس کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ وسیع و عریض زمین پر پھیلی یہ یونیورسٹی کئی شعبہ جات پر مشتمل ہے۔ جس کے دامن میں کم و بیش بیس ہزار طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ نو سو ماہر اساتذہ اور محققین تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے داس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار ایک بیدار مغز اور نہایت باخبر شخصیت ہیں۔ ان کی شب و روز محنت اور اعلیٰ مقاصد نے یونیورسٹی کے معیار کو بلند کیا۔ خاص کر لوگوں کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں واقع ہونے کی وجہ سے پورے علاقہ کے طلبہ اور طالبات کے لیے نعمت ہے جو اپنی تعلیمی تفکلی اس سے پوری کر رہے ہیں۔ اس مثالی یونیورسٹی کا ایک شعبہ ”فیکلٹی آف اسلامک لرننگ“ ہے جس کے ڈین ممتاز ماہر تعلیم اور سلیقہ شعار ڈاکٹر پروفیسر سلیم طارق خان ہیں۔ اعلیٰ اخلاق سے متصف نہایت سادہ مگر بہت باوقار ہیں۔ انہوں نے اس فیکلٹی کو یونیورسٹی کی پہچان بنا دیا ہے۔ تعلیم و تدریس اور اعلیٰ تحقیقی ذوق پیدا کیا ہے۔ مختلف موضوعات پر سیمینار، کانفرنسیں اور ورکشاپس منعقد کرتے ہیں۔ ان کی دور اندیشی اور بلند پایہ سوچ ہے کہ انہوں نے دینی مدارس کے اساتذہ اور معلمین کے لیے تحقیقی اور تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا اور اسکی باقاعدہ منظوری ہائر ایجوکیشن کمیشن نے دی۔

یہ ورکشاپ 30 دسمبر 2013 سے 3 جنوری 2014 تک اسلامیہ یونیورسٹی کے اولڈ کیپس مولانا غلام محمد کھٹولی ہال میں منعقد ہوئی جس میں تمام مکاتب فکر کے اساتذہ اور علماء نے شرکت کی۔

اس کی افتتاحی نشست 30 دسمبر 2013 بروز پیر صبح 11 بجے منعقد ہوئی جس کی صدارت بہاولپور کے جواں سال ڈی سی او جناب سکندر بلوچ نے فرمائی۔ جبکہ

طب و صحت

تل..... موسم سرما کی سوغات

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

تل: ہمارے ہاں صدیوں سے استعمال ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں تل اور گڑ کے لڈو، ریوڑیاں، گڑک کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ ریوڑیاں اور گڑک، گڑ اور چینی سے بنتی ہیں جن پر تل چڑھائے جاتے ہیں۔ تل جہاں بطور غذا استعمال ہوتا ہے وہاں بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے۔

تل کے پودے کو انگریزی میں Seesamum Indicum اور زبان طب (فارسی) میں کجھ کہتے ہیں۔ تل سفید اور سیاہ رنگ کے بیج کی صورت میں ہوتے ہیں۔ رنگ کے امتیاز کے باعث تل سفید اور تل سیاہ لکھا جاتا ہے۔ کالے تل کے مقابل سفید تل بہتر اور زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کا پودا پایا جاتا ہے۔ امریکہ، چین، اٹلی، جاپان، ہندوستان اور پاکستان میں یہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دیسی ادویہ میں تل اور تلوں کا تیل صدیوں سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تلوں کا تیل غذاؤں میں پکوان میں استعمال ہوتا ہے۔ اس تیل کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ عرصہ دراز تک خراب نہیں ہوتا۔ تلوں میں تقریباً پچاس سے ساٹھ فی صد تیل پایا جاتا ہے جو غیر سیر شدہ تیل پر مبنی ہے۔ یہ تیل جلد خراب نہ ہونے کی خصوصیت رکھتا ہے۔ اس میں دٹامن ای (حیاتین)، دٹامن بی (حیاتین ب)، دٹامن بی ۲ (حیاتین ب ۲) کے علاوہ Caroteme موجود ہوتے ہیں، جدید تحقیق کے مطابق تلوں میں:

لحمیات: ۲۲ فی صد

کاربوہائیڈریٹ: ۱۸ فی صد

نشاستہ: ۴ فی صد

دیگر اجزاء: ۸.۴ فی صد ہوتے ہیں۔

تلوں میں پروٹین اور روغن کے علاوہ دیگر اہم معدنی نمکیات بھی ہوتے ہیں جو ۴۸ فی صد کے قریب ہیں۔ ان میں کیشیم، میگنیشیم، فولاد، ایلومینیم، تانبا، نکل اور سوڈیم شامل ہیں۔ تل میں کیشیم سب سے زیادہ پایا جاتا

ہے اور ایک فاسفورس آمیز چکنائی بھی پائی جاتی ہے جو جسمانی باتوں اور اعصابی تقویت کے لیے اہم ہے۔ انسانی دماغ اور غدودوں کی صحت کا انحصار اس فاسفورس آمیز چکنائی پر ہے۔ دماغ میں یہ مادہ تمام جانوروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ تل میں موجود اس فاسفورس آمیز چکنائی کو لیس تھین کہتے ہیں۔ تل کی ایک اور اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں دھاتوں کا تناسب بھی باکمال ہے۔ جس دھات کی جسم کو زیادہ ضرورت ہے وہ زیادہ مقدار میں موجود ہے اور جس کی کم مقدار ضرورت ہے وہ کم ہے۔ تل دٹامن ای کا خزانہ ہیں۔ یہ دٹامن جسم انسانی میں نسل کشی میں مدد دیتی ہے۔ جلد بوڑھا نہیں ہونے دیتی اور اس کی موجودگی سے جلد پر جھریاں نہیں پڑتیں۔ تلوں میں ایسے کیمیائی مرکبات بھی موجود ہیں جو جسم انسانی کی شکست و ریخت کو روکتے ہیں اور جسم کے خستہ خلیوں اور باتوں کی تعمیر میں عجیب کرشمہ دکھاتے ہیں۔ اس طرح جسم کے اعصاب کو تقویت دیتے ہیں جس سے جسمانی انگلیں اور توانائیاں بیدار ہوتی ہیں۔ قدرت کی یہ چھوٹی سی خوردنعت آج کے خستہ اعصاب اور شکست و ریخت کے عمل کا شکار انسان کے لیے خصوصی تحفہ ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو ذہنی دباؤ اور عصبی تناؤ کے باعث ڈپریشن کا شکار ہیں انہیں قدرت کی عطا کردہ نعمت سے موسم سرما میں بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ طب مشرقی میں تل اور اس کا تیل صدیوں سے مستعمل ہے۔ موسم سرما میں عموماً بچوں کو بکثرت پیشاب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض بچے رات کو بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں ان کو آدھی چچی روزانہ تلوں کا استعمال اس مرض سے نجات دلاتا ہے۔ اس طرح عمر رسیدہ لوگ بھی شدت سردی کے باعث موسم سرما میں بار بار پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے تلوں کے لڈو بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ کیونکہ عمر رسیدہ لوگوں کو ایسا اعصابی کمزوری کے باعث ہو جاتا ہے اور تل اعصاب کو طاقت بخشتے ہیں۔

☆ تل کے شیرے کو پانی میں چھان کر استعمال کرنا معدے کی جلن میں بہت مفید ہے، اس سے معدہ کی ترشی ختم ہوتی ہے۔

☆ ہلکے بھنے ہوئے تلوں کو سبز دھنی، پودینے، سبز مرچ، لہسن اور بھنے ہوئے سفید زیرے اور نمک کے

ساتھ پیس کر لیوں کا رس ملا کر نہایت لذیذ اور تقویت بخش چٹنی تیار ہو جاتی ہے جو باجرہ، مکئی، گندم اور چنے کی روٹی کے ساتھ مزہ دیتی ہے۔

☆ تلوں کا استعمال پھیپھڑوں اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔

☆ تلوں کا استعمال جسم کو موٹا کرتا ہے۔

☆ تلوں کا استعمال جلد کی رنگت کو نکھارتا اور خارش کو ختم کرتا ہے۔

☆ جدید تحقیقات کے مطابق تلوں میں حیاتین اور پروٹین موجود ہوتی ہیں۔ یہ دونوں اجزاء جلد ہضم ہونے والے ہیں جن کے کوئی مضر اثرات نہیں، گویا تلوں کو گوشت کے فوائد کا نعم البدل قرار دیا جاسکتا ہے۔

☆ تل کے پودے کے پتے اور پھول بھی مفید ہیں۔ تل کے پتوں کو بالوں کی مضبوطی اور درازی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس کا طریقہ کار یہ ہے:

☆ تازہ پتے لے کر کوٹ کر رس نکال لیں اور بالوں کی جڑوں میں مل لیا کریں۔ یہ عمل بالوں کی سیاہی کو عرصہ تک قائم رکھتا ہے۔

☆ تل انسان کو جسمانی اور دماغی دونوں اعتبار سے صحت مند رکھتا ہے۔

☆ تل ہر عمر کے فرد کے لیے یکساں مفید ہے۔

☆ تل میں ایسے کیمیائی مرکب بھی ہوتے ہیں جو نکسیر کی روک تھام میں مفید ہیں۔

☆ تلوں سے حاصل کردہ تیل طب مشرقی کی

بہت سی ادویہ کا جزو ہے۔ ہمارے ہاں جو تیل مالش کے لیے مستعمل ہیں ان میں تلوں کا تیل جسے میٹھا تیل بھی کہتے ہیں، خصوصی جزو ہے۔

☆ فرانس میں تلوں سے تقویت کا ایک ٹاک

تیار کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو دماغی کام کرتے ہیں اور گھمبیر مسائل کے سبب شدید ذہنی دباؤ اور عصبی تناؤ کا شکار ہیں ان کے لیے تلوں کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ہے۔

☆ تلوں کا استعمال ہر عمر کے افراد یکساں کر سکتے ہیں اور ان کے فوائد ہر عمر کے افراد کے لیے یکساں ہیں۔

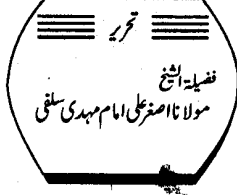
☆ مغزیات کا استعمال نامعلوم تاریخ سے ہے۔ زندگی کے ابتدائی دور میں بہت استعمال ہوتے تھے، پھر استعمال کم ہونے لگا، اب جدید تحقیقات کے بعد پھر ان کا موسم سرما میں استعمال بطور قوت بخش غذا بڑھ گیا ہے۔

یہ کسی اور ہی مرد میدان کے لئے رکھ چھوڑی گئی تھی اور یہ اسی کے حصہ و مقدر میں تھی۔ وہ تاریخ اہل حدیث اور تحریک ختم نبوت کی تدوین و ترتیب میں گویا لسان حال سے بار بار گنگنا تا رہا کہ

و انّی و ان کنت ا لآخر زما نه
لا ت بما لم تستطعه الا وائل
(اگرچہ میں بعد میں آیا ہوں، لیکن مجھ سے وہ کام ہو گیا ہے جو پہلے لوگ نہیں کر سکے)

یہ اس لئے بھی کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد تاریخ سازی کرنے والوں نے جہاں بے شمار حقائق کو بد لنے کی کوشش کی اور استعارہ کی ریشہ دوانی اور عیاری اور اندرونی رخسہ اندازی اور آپسی اختلاف و شقاق کے نتیجے میں ملک کے ہزارے کے ساتھ ہی بے شمار تاریخی حقائق اور دفاتر نذر آتش ہو گئے، یا ناقدریوں کے شکار ہوئے، یا تلف کر دیئے گئے، یا انہیں طاق نسیان پر رکھ دیا گیا، جس کا انجام سب کو معلوم ہے۔ ایسے میں انہوں کی لا پرواہی اور بے اعتنائی کے ساتھ ساتھ غیروں کے جور و جفا اور ستم رانی کا بھی شکار ہوا ہے۔ ایسے موقع پر جب خود اپنے بیگانوں کا رول ادا کرنے لگیں اور تعصب و جنگ نظری کرنے لگیں تو اس کے صلہ میں بربادی یقینی ہو جاتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

تاریخ کے اک اک ورق چاٹ رہی ہے
دیکھ بھی تعصب پر اتر آئی بتاؤ
اس صورت حال میں کوئی کام بلکہ کارنامہ انجام دینا، انہوں کی سرد مہریوں، غیروں کی جفاؤں، حتیٰ کہ جو کچھ ان ستم رانیوں سے بچ گیا ہو، اسے متعصب اور بھوکے دیمکوں کے منہ سے ان اوراق پس ماندہ و منتشر کو نکالنا، اور اکٹھا کرنا، کیا کرامت اور جوئے شیر لانے سے کم ہے، جسے محترم ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ نے کر دکھایا ہے اور جس اکیڈمک کام کی تیرہویں جلد کی طباعت اشاعت کے موقع پر ان سطور کو لکھنے اور شائع کرنے کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے (یاد رہے کہ محدث لاہور کی ویب سائٹ پر تحریک ختم نبوت کی ۳۰ جلدیں اپ لوڈ ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ) اس مناسبت سعیدہ پر اگر ہم ان تمام مجاہدین قلم و قسط اور مدافعتین احمد نجی رحمہ اللہ، تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالاروں، ہدی



تاریخ کے سنہرے اوراق

میں ہر طرف ان کی داستانیں بکھری ہوئی، پھیلی ہوئی، بلکہ چھائی ہوئی تھیں، کو اس کے سپوت بایں ہمہ فضل و کمال اور ہر طرح کے اسباب و سامان مہیا ہونے کے انجام نہ دے سکے۔ بڑے بڑوں کو عذر ہوتا رہا کہ حالات سازگار نہیں، اعمال و اشغال اجازت نہیں دیتے، مال و منال کی کمی آڑے آتی رہی، ارباب دولت و امارت نے ہماری ہمت افزائی نہیں کی، اعوان و انصار جل دے گئے، گفتار کے غازیوں نے ہمدردانہ غوغائیوں کے ذریعہ مشکلات کا لانتنا ہی سلسلہ شروع کر دیا۔ کردار کے غازی تو نظری نہیں آتے۔ یہ اور اس طرح کے کتنے اعذار بارہ و صحیحہ جو روز روز اور کس کس کو پیش نہیں آئے۔ یا پیش نہیں کر دیئے جاتے، یا اعذار تلاش کر لئے جاتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو ذرا اس ایک صدی میں نظر پھار کر دیکھئے کہ علم و فن کی باکمال ہستیوں کی وہ عظیم فہرست نظر آتی ہے جن پر ہم کو بجا طور پر فخر بھی ہے اور وہ یقیناً لائق فخر بھی ہیں اور ان کے کارنامے ہمارے لئے سرمایہ عظیم ہیں۔ خصوصاً جن حالات میں انہوں نے جس طرح کا کمال پیدا کیا اور وہ کارہائے نمایاں انجام دے گئے جن کی مثال بھی دوسروں سے بن نہ پڑی، ان میں سے ہر ایک اپنے زمانہ کا امام تھا، امام فن تھا، لاثانی میدان تھا، بے نظیر و منقطع الطیر تھا، مناظر تھا، مورخ تھا، محدث تھا، مفسر تھا، محقق تھا، فقیہ و اصولی تھا، فلسفی تھا۔ بجا طور پر ان میں سے ہر ایک پر یہ شعر صادق آتا ہے جو کسی (تاہنہ) نے اپنے ممدوح بادشاہ کے لئے کہا تھا

الم تری ان الله آ تاك سورة
تری کل ملئک دو نها یتذبذب

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ بایں فضل و کمال اور نمایاں کارناموں کو انجام دینے اور طلب و خواہش اور اخلاص و چاہت کے باوجود ان کو تاریخ اہل حدیث اور تاریخ تحریک ختم نبوت مرتب و مدون کرنے کی توفیق نہ ہو سکی۔

دنیا جہاں کبھی بھی باکمال اور اللہ والوں سے خالی نہیں رہی۔ ہنروران علم و فن ہر دور میں موجود رہے ہیں اور ہر طرح کے علوم و فنون اور معارف و حکم کے ماہرین اور اس کے قدردان ہر زمانے میں پائے جاتے رہے ہیں، جن کو علم و دین اور اس کے تقاضوں سے بھرپور دلچسپی رہی ہے۔ اس کی قدر و منزلت اور چاہت و ضرورت کا بعدت احساس بھی کرتے رہے ہیں اور اس کی خدمت کو بے حد شوق و خلوص انجام دینے والوں کی کبھی کمی نہیں رہی۔ اسی طرح بہت سے تاریخی کارنامے انجام دینے والے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان تاریخی کارناموں کو آئندہ نسلیوں تک کے لئے محفوظ کر دینا اور ان اسوہ، نمونہ اور عمدہ مثالوں کو آئندہ آنے والے اجال کو منتقل کر دینا، بھی ایک تاریخی کارنامہ ہوتا ہے جو صرف اور صرف مؤرخ کا کام اور کمال ہوتا ہے۔ اس کمال کے جو یا اور اس کے حصول کے طالبین کی بھی کسی دور میں کمی نہیں رہی۔ مگر اس کارنامہ کو انجام بھی دے جائیں، یہ ضروری نہیں۔ بلکہ یہ سب کے بس کی بات نہیں یہ تو صرف اور صرف ان لوگوں کے مقدر کی بات ہوتی ہے جن کو توفیق خاص رب ذلہن والکریم والا کرام و رب العزت والجلال کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اب اسی ایک بدیہی اور سہل الحصول کام اور نام کو لے لیں جسے ہم تاریخ تحریک ختم نبوت کہتے ہیں، جس پر کل سو سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں بیتا کہ یہ کام معصلات و مشکلات اور انتہائی کٹھن اور معذرات بلکہ ناممکنات میں شمار ہونے لگ گیا تھا۔ اس میدان کے تہی دست اور تہی دامن جماعتیں اور گروہ تاریخ سازی کے ذریعہ مرد میدان بننے پر اتر آئیں۔ مگر جس جماعت حقہ اور اس کے اسلاف نے اس میدان میں بھی جس قدر جانفشانیاں، تقصیلات اور قربانیاں پیش فرمائیں کہ جن

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملتے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی و صوبائی وفد کا دورہ ضلع ساہیوال

اجلاس ناظمین نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

مورخہ 29 دسمبر 2013ء بروز اتوار۔ سنابل ایجوکیشنل کیمپس دادھیانہ چیچہ وطنی۔ ضلع ساہیوال

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وطن عزیز کی ایک متحرک اور منظم جماعت کی حیثیت سے پاکستان کے سیاسی، سماجی اور رفاہی میدان میں گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ ان خدمات کی اطلاع کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ظاہر ہے کہ شعبہ نشر و اشاعت کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب اور امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد (امیر)، مولانا میاں محمود عباس (ناظم پنجاب) اور اشیش مبشر احمد مدنی (ناظم مالیات) نے کاہنہ کی مشاورت سے باقی تمام تنظیمی شعبوں کی طرح شعبہ نشر و اشاعت کو بھی متحرک کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس فیصلے کے نتیجے میں اس سے قبل اس شعبے کو بنیادی نظم تک متحرک کرنے کے لئے صوبہ بھر کے تمام ضلعی و شہری سطح کے ناظمین نشر و اشاعت کے اجلاسوں کی بنیاد رکھی گئی۔ اس سلسلے میں پہلا اجلاس مرکز اہل حدیث لاہور میں ہوا اور دوسرا اچھا ٹانگا قصور میں اور اب اس سلسلے کا تیسرا اجلاس مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو فضیلیہ اشیش مولانا حافظ ظفر اللہ خاں (امیر ضلع ساہیوال) کی میزبانی میں ان کے ادارے سنابل ایجوکیشنل کیمپس میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے فرمائی جبکہ ناظم پنجاب میاں محمود عباس اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحبان نے ناظمین نشر و اشاعت کے لئے تربیتی و فکری خطابات فرمائے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ پھر تعارفی نشست کے بعد راقم الحروف نے شعبہ نشر و اشاعت کے تحریک، فعالیت اور تنظیم کی اہمیت و ضرورت پر چند گزارشات پیش کرتے ہوئے اس کی اہمیت سمجھنے اور اسے منظم کرنے کی کاوشوں پر قائدین کرام کا شکریہ بھی ادا کیا اور انہیں اپنے شعبے کی کارکردگی سے بھی آگاہ کیا۔

اجلاس میں شدید سردی اور طویل سفر کی مشقت کے باوجود نصف سے زیادہ اضلاع و شہروں کے نمائندگان موجود تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے اضلاع میں شعبہ کی کارکردگی اور درپیش مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے قائدین پنجاب کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ ناظمین نشر و اشاعت نے شعبہ کو مزید منظم و متحرک اور فعال کرنے کے لئے مختلف تجاویز بھی دیں۔ جنہیں بعد میں سفارشات کی صورت میں قائدین پنجاب کی خدمت میں باضابطہ پیش کیا گیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے

- 1) ہر ماہ جماعت کی سیاسی یا تبلیغی پالیسی کے حوالے سے تمام ناظمین نشر و اشاعت کو تحریری مواد مہیا کیا جائے۔
- 2) ہر ناظم نشر و اشاعت کو باندھ کیا جائے کہ وہ مہینے میں کم از کم دس مرتبہ اخبارات کو بیان جاری کرے (کبھی اپنے ضلع یا شہر کے امیر کا، کبھی ناظم کا کبھی مرکزی قیادت یا صوبائی قیادت میں سے کسی کا اور پھر ان کی کالی فتر میں باقاعدگی سے ماہانہ نوادوں پر جمع کروائی جائے)
- 3) تمام ضلعی و شہری ناظم نشر و اشاعت اپنے ضلعی ہیڈ کوارٹرز سے نکلنے والے قومی یا مقامی اخبارات کے مدیران/ریور چیفس یا رپورٹرز وغیرہ کے E-Mail ایڈریس اور ان کے رابطہ نمبرز اپنے پاس بھی رکھیں اور صوبائی دفتر میں بھی جمع کروائیں۔
- 4) صوبائی قیادت کے ذریعے تمام ضلعی و شہری امراء و ناظمین سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ اپنے ناظم نشر و اشاعت کے انتخاب میں اس شعبے سے متعلق لوگوں کو ہی نامزد فرمائیں۔
- 5) مرکز اہل حدیث میں ناظمین نشر و اشاعت کی تربیتی ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے۔
- 6) تمام ضلعی و شہری قائدین جمعیت شعبہ نشر و اشاعت کے لئے باقاعدہ فنڈ قائم کریں اور اس فنڈ کے ذریعے اپنی تبلیغی تنظیمی، سیاسی سماجی و دیگر سرگرمیوں کی میڈیا کوریج کا اہتمام کیا جائے۔

ناظمین نشر و اشاعت کی تجاویز اور سفارشات کے بعد محترم حافظ ظفر اللہ صاحب نے بطور میزبان اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے صوبائی قیادت اور تمام صوبائی ناظمین نشر و اشاعت کو سنابل ایجوکیشنل کیمپس میں آمد پر خوش آمدید کہا شکر یہ بھی ادا کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شعبہ اطلاعات کسی بھی جماعت کی اساس ہوتا ہے یہ شعبہ بتاتا ہے کہ جماعت کتنی منظم، متحرک اور فعال ہے۔ انہوں نے تمام ضلعوں اور شہروں میں جماعت کے دفاتر کو منظم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

ناظم پنجاب میاں محمود عباس صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ”جماعت کے ہر فرد کو جماعت کی ترقی کیلئے اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا۔ آج آپ ناظمین نشر و اشاعت پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی جماعت کا مشن اور خدمات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو پلیٹ فارم دے دیا ہے اور صوبائی شعبہ نشر و اشاعت آپ کی ہر ممکن راہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے مگر اگر اب بھی ہم کام نہ کر سکتے تو ذمہ دار کون ہوگا؟“

جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے تربیتی خطاب میں فرمایا کہ ”آج آپ کے پاس بے شمار وسائل ہیں، موبائل انٹرنیٹ، E-Mail، SMS اور دیگر سہولیات نے آپ کا کام آسان

کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ جو ساتھی اس شعبے کا کام نہیں کر سکتے وہ خود ہی اس سے دستبردار ہو جائیں اور جماعت کے دوسرے شعبوں میں جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کا بہترین اظہار کر سکتے ہیں ان میں کام کریں۔ انہوں نے ناظمین نشر و اشاعت سے کہا کہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ نے جو ذمہ داری قبول کی ہے اس کا حساب بھی دینا ہے۔ جماعت کی پالیسیوں سے آگاہ رہنے کے لئے ہفت روزہ اہل حدیث کا مطالعہ لازمی بنائیں۔“

آخر میں امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے ناظمین نشر و اشاعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ”کہ میں جماعت کے درد کو دل میں بسائے آپ احباب کو دور دراز سے اپنے اخراجات پر سفر کر کے یہاں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں، شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ جیسے لوگ یقیناً کسی بھی جماعت کیلئے سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ہمیں اپنے اس سرمائے پر فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی قیادت میں جماعت نے تبلیغ دین کے لئے ایک عظیم میدان ”میڈیا“ کا انتخاب کیا ہے۔ ”پیغام، ٹی وی چینل“ دنیا بھر میں قرآن و سنت کی اشاعت کا ذریعہ ہے، میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ بھی اس ٹیم کا حصہ بنیں۔ اپنے علاقوں میں پیغام ٹی وی کی نشریات کیل پر آن اڑ کر وائیں۔ جماعت کا پیغام اور جماعت کی خدمات لوگوں تک پہنچائیں۔ امیر پنجاب نے آخر میں اشیش حافظ ظفر اللہ خاں صاحب کا صوبائی ناظم کی طرف سے خصوصی شکریہ ادا کیا۔“

شرکائے اجلاس میں ناظم ضلع ساہیوال مولانا قاری احمد یار صدیقی، شیخ الحدیث مولانا محمد اصغر حازم، قاری محمد نجفی صاحب (امیر ضلع پاکستان) حافظ محمد عبد اللہ خاں بن اشیش حافظ ظفر اللہ خان، قاری اظہار احمد، مولانا نعت اللہ رحمانی (امیر ملتان)، مولانا قاری عطاء اللہ عزیز (ناظم ملتان)، حافظ محمد یوسف (امیر چیچہ وطنی)، قاری محمد صدیق (ناظم چیچہ وطنی)، محمد زبیر مجاہد (امیر پٹوکی)، شتیق الرحمان (ناظم مالیات ضلع ساہیوال)، مولانا عمر فاروق (امیر تحصیل پاکستان)، قاری عبد الوہاب ربانی (ضلع خوشاب)، میاں محمد اسلم جویہ (نائب ناظم پنجاب)، مولانا عبد الغفار قرہ (گورنوالہ سٹی)، مولانا مرزا یوسف عابد (ساہیوال سٹی)، مولانا یاسین تسم (ضلع پاکستان)، سید عبد الستار شاہ (ضلع بہاولنگر)، حافظ طاہر محمود (ضلع ملتان)، حافظ عبد اللہ نصرت مہدی (ضلع راجن پور)، قاری محمد اکرم سالک (قصورٹی)، رانا محمد فاروق (ضلع ساہیوال)، مولانا ظفر عباس نوید (ضلع قصور)، مولانا بابر سلفی (ضلع شیخوپورہ) سمیت دیگر احباب شامل تھے۔

اجلاس شیخ الحدیث مولانا محمد اصغر حازم حفظہ اللہ کی دعائے خیر سے برخاست ہوا۔ بعد میں شرکائے اجلاس نے سنابل ایجوکیشنل کیمپس کی طرف سے پر تکلف ظہرانے سے لطف اٹھایا۔

بقیہ: کامیاب ازدواجی زندگی

طریقے سے پیش آئے، اچھا رویہ اپنانے کی بجائے ہمارے مسلمان ہونے کا بھی تقاضا ہے۔ ہمارے پیارے محترم نبی ﷺ کا بھی ارشاد عالی ہے کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھروالوں کیلئے بہترین ہے اور میں خود اپنے گھروالوں کے لیے بہترین ہوں۔ ایسے ہی بیوی کے حقوق کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اپنی بیوی کو بھی کھلا اور تو پینے تو اپنی بیوی کو بھی پینا اور اس کے چہرے پر مت مار اور اسے گالی گلوچ بھی نہ کر اور اسے نہ چھوڑ۔ مگر اپنے گھر میں رہتے ہوئے اسلام نے مرد کو بھی عورت کے حقوق سمجھائے ہیں، ایسے ہی عورت کے اوپر بھی بھاری ذمہ داری عائد کی ہے۔ عورت کے متعلق فرمایا کہ دنیا تمام کی تمام فائدے کا سامان ہے لیکن بہترین فائدہ مند چیز وہ عورت ہے جو نیک ہو، جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے اور جب اسے حکم دے تو فوراً اطاعت کرے اور جب خاوند غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے تمام مسلم گھرانوں میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی ذمہ داری اچھے طریقے سے نبھانے کی توفیق دے۔ اس کے سبب اللہ پاک ہمارے گھروں میں امن و سکون، محبت و مودت کی فضا پیدا کرنے کی ہمت و توفیق دے اور ہمارے گھروں، معاشرے اور عالم اسلام کو نظر بد سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین!

اہل حدیث کی توسیع اشاعت

اور مسلک حقہ کے ابلاغ کے لئے ہر مقام سے ذمہ داران اور حساس احباب جماعت اگر ایک مہینہ میں ”اہل حدیث“ کے لئے ایک معاون (خریدار بن سکیں تو ایک ماہ میں سینکڑوں اور ایک سال میں ہزاروں معاونین تیار ہو سکتے ہیں۔

آئیے آج ہی اس کار خیر کا آغاز کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین! (ادارہ)

ترقی نشست..... بسلسلہ نفاذ اسلام کانفرنس، فیصل آباد سی

ان کے بعد جناب ذاکر الرحمن صدیقی صدر الہدیث یوتھ فورس پاکستان کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ مولا نا نعیم بٹ صاحب یوتھ فورس کے بانیوں میں سے ہیں، علامہ صاحب کے دور سے مولا نا متحرک تھے۔ علامہ صاحب نے یوتھ فورس کو نفاذ اسلام کے لیے متحرک کیا تھا اور آج فیصل آباد میں اس ترقی نشست کا مقصد نفاذ اسلام کی ہی ایک کڑی ہے۔ یوتھ فورس کے باقی کام اصل مقصد پورا کرنے کیلئے ہیں۔ جناب ذاکر الرحمن صدیقی نے فرمایا کہ میں خدمت خلق کے خلاف نہیں مگر اصل مقصد پورا کرنا ہدف ہے۔ الہدیث یوتھ فورس کوئی NGO نہیں بلکہ صرف اس کی بنیاد کا مقصد نفاذ اسلام ہے۔

نشست کے اختتام پر ذمہ داران نے الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کے نوجوانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے 2 نومبر کی کانفرنس کو کامیاب بنانے پر خراج تحسین پیش کی۔ انہوں نے کہا ہم امید کرتے ہیں کہ الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کے جوان آنے والے ایام میں بھرپور تعاون کریں گے تاکہ 22 مارچ 2014 نفاذ اسلام کانفرنس کو کامیاب بنایا جاسکے۔

نشست کے اختتام پر قائدین نے الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کے نوجوانوں کو 2 نومبر کی کانفرنس کی کامیابی پر حسن کارکردگی کی شہادتیں پیش کر دیں۔ جناب مولانا نعیم بٹ صاحب، جناب ذاکر الرحمن صدیقی صاحب، جناب شیخ فیصل افضل صاحب، جناب شیخ یونس ربانی صاحب، مولانا عمران تبسم صاحب دیئے گئے۔ حسن کارکردگی کی شہادتیں حاصل کرنے والوں میں (رانا محمد افضل سرپرست A.Y.F، سی فیصل آباد، محمد ساجد مدنی صدر A.Y.F، سی فیصل آباد، حافظ محمد رضوان حفیظ جنرل سیکرٹری A.Y.F، سی فیصل آباد، وقار یونس ڈپٹی جنرل سیکرٹری، محمد انور نعیم نائب صدر، عبدالغنیظ سینئر نائب صدر، حافظ طیب سینئر نائب صدر، یاسر بٹ ناظم مالیات، انیس الرحمن نائب ناظم مالیات، مولانا حنیف عاجز ناظم تبلیغ، مولانا ابوبکر جمیل نائب ناظم، ملک ذوالفقار سیکرٹری اطلاعات، احسان الہی ظہیر نشر و اشاعت، سعد شفیق، عبداللہ اسد، ابتسام الہی، مصیب اسلم، مولانا عمر فاروق فاروقی، قاسم حسان، محمد عمر سلفی، حکیم ثناء اللہ تبسم، مولانا یوسف ربانی تھے۔

رپورٹ: حافظ محمد رضوان حفیظ جنرل سیکرٹری

الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد 0345-7774609

الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کے زیر اہتمام مؤرخہ 22 مارچ 2014 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب الفتح سپورٹس کمپلیکس سلیبی چوک میں ”نفاذ اسلام کانفرنس کا انعقاد“ کے سلسلہ میں ترقی نشست کا اہتمام جامعہ اثاریہ فنگمری بازار فیصل آباد میں کیا گیا۔ ترقی نشست محترم ساجد مدنی صدر الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کی زیر صدارت شروع کی گئی۔ نشست کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا نعیم بٹ صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا نعیم بٹ صاحب نے الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کے نوجوانوں کو خطاب فرمایا۔ انہوں نے نوجوانوں کو متحرک ہونے اور دل لگی سے خدمت دین کا پیغام دیا تاکہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں پھر مولانا نے فرمایا کہ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لیے بھرپور تشہیر کی جائے اور پورے ضلع میں اگر ہو سکے تو پورے پنجاب میں ورک کیا جائے، کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور ہر کمیٹی اپنی ذمہ داری نبھائے۔ مولانا نعیم بٹ صاحب نے اپنی گفتگو کا اختتام اس امید سے کیا کہ الہدیث یوتھ فورس سی فیصل آباد کا ہر نوجوان کانفرنس کیلئے خوب جدوجہد کرے گا اور اپنے اسلاف کی قربانیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سنت رسول ﷺ پر عمل پیرا ہوگا۔ آخر میں نوجوانوں نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ جس طرح 2 نومبر 2013 میں ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنایا اسی طرح 22 مارچ 2014 کو نفاذ اسلام کانفرنس کو کامیاب بنائیں گے۔ ان شاء اللہ

اس کے بعد مولانا عمران تبسم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ نوجوان جذبے سے کام لیں جیسا کہ 2 نومبر کی کانفرنس کو کامیاب بنایا اسی طرح 22 مارچ کو نفاذ اسلام کانفرنس کو بھی کامیاب کریں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان قوم کا سرمایہ ہیں، انہیں اپنی صلاحیتوں سے قوم کی خدمت کرنی چاہیے۔

ان کے بعد فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری الہدیث یوتھ فورس پاکستان کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ ہر کارکن اور ذمہ دار کا اخلاق کردار اعلیٰ معیار کا ہونا چاہیے۔ ہر کارکن اخلاق حسنہ اور سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہو۔ ہمارے اسلاف کی طرف دیکھ کر لوگ الہدیث ہو جایا کرتے تھے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا کردار اپنا اخلاق اپنا رویہ اپنے اسلاف جیسا بنائیں تاکہ آج بھی لوگ ہمیں ہمارے کردار اخلاق کو دیکھ کر الہدیث ہوں۔

☆ 25 سالہ دو شیزہ بی اے اور 23 سالہ دو شیزہ وفات
المدارس عالیہ بٹ فیملی الہمدیٹ گھرانہ سے رشتے درکار ہیں
والدین رابطہ کریں 03087045265

اخبار الجماعۃ

ضرورت رشتہ

38 سالہ نوجوان برسرِ روزگار (پہلی بیوی فوت شدہ، دو چھوٹے بچے موجود) کیلئے کنواری، بیوہ، مطلقہ کارشتہ درکار ہے۔
لاہور کے گرد و نواح کو ترجیح دی جائے گی۔

میاں راشد 0321-7862212

انتقال پر ملال

گزشتہ دنوں لالہ عبداللطیف کی اہلیہ اور مشہور سماجی شخصیت محمد سلیم صاحب کی کمانی صاحبہ قضائے الہی سے وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومات کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!
دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

● گزشتہ دنوں قاری محمد رفیق الرحمن مدثر کی والدہ اور مولانا عبدالشکور عابد خطیب جامع مسجد الفیصل الہمدیٹ چک نمبر 136/10-R کی خوش دامن وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اُن کی نماز جنازہ جہانیاں میں قاری رفیق الرحمن اور اُن کے آبائی چک 319/E.B بورے والا میں ناظم ضلع ساہیوال مولانا احمد یار صدیقی نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

● شریک غم: محمد اسماعیل ساجد مدیر جامعہ مدینہ الہمدیٹ جام پور کیم جنوری 2014ء کو مولانا بشیر احمد لدھیڑہ مرحوم کے سر 90 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرحوم انتہائی نیک سیرت اور منسار تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ لدھیڑہ میں راقم نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مذہبی، سماجی اور سیاسی ہر طرح کے لوگوں نے شرکت کی۔ قارئین سے مرحوم کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

طالب دعا: قاری لیاقت علی باجوہ فیروز پوری
● جناب حاجی عبدالحمید پنی پی چک نمبر 107/10.R جہانیاں والے کے جو سال بیٹے چوہدری محمد افضل گزشتہ دنوں وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اُن کی نماز جنازہ مولانا محمد اسماعیل ساجد (جام پور) نے پڑھایا۔ نماز جنازہ میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ احباب اُن کی مغفرت بلندی درجات کی دعا فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!
اساتذہ و طلباء جامعہ مدینہ جام پور

اظہارِ تعزیت

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے علامہ اقبال آذینویم فیصل مسجد میں ادارہ تحقیقات اسلامی، شریعہ اکیڈمی، دعوۃ اکیڈمی، علامہ اقبال عالمی ادارہ برائے تحقیق و مکالمہ اور انسٹی ٹیوٹ فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ کے کارکنان نے شریعہ اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر نذیر حسین شاہ کی والدہ، ادارہ تحقیقات اسلامی کے کارکن طیب بھٹی کے والد ملک ریاست علی کی بھانجی، یونیورسٹی کے کارکنان محمد الیاس، انور شاہ، بشارت مرزا کے بھائی، عبداللہ نیازی کے بہنوئی اور ملازمین کی تنظیم اسوہ کے جنرل سیکرٹری سردار حسین خان کی والدہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت کیا اور جملہ وفیان کے لئے دعا و مغفرت کی۔

دعا میں شریعہ اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر طاہر منصوری، دعوہ اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر امتیاز ظفر اور دیگر شخصیات بھی موجود تھیں۔

اظہارِ تشکر

12 دسمبر 2013ء کو میرے بیٹے حافظ مغیرہ اسد کو نامعلوم مسلح فورس نے رات کو اغوا کر لیا۔ تین ہفتے تفتیش کی جاتی رہی اور کلیئر کر کے 20 دسمبر کو رات 11 بجے گھر چھوڑ گئے۔ اس دوران ایک ایک پل میرے لئے اذیت ناک تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، احباب کی دعاؤں، مشوروں، امیر محترم پروفیسر ساجد میر و دیگر رہنماؤں نے ڈھارس بندھائی اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، مولانا محمد نعیم بٹ، میاں محمود عباس، حافظ محمد عمران عریف، مولانا کاشف نواز رندھاوا اور عبدالوحید بٹ و دیگر رہنماؤں کی بازیابی کے لئے کوششوں اور کاوشوں کا بیحد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: نذیر احمد اسد سندھو، بدو ملٹی

ضرورت رشتہ

25 سالہ دو شیزہ راجپوت ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو کیلئے الہمدیٹ گھرانہ سے رشتہ درکار ہے۔
(ذات برادری کی کوئی قید نہیں) والدین رابطہ کریں

03216530003

اخبار تحقیق کی تحقیقی سرگرمیاں

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر احمد یوسف الدربویش نے ادارہ تحقیقات اسلامی کے اردو-عربی نشریہ "اخبار تحقیق" کے معیار اور اس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ "اخبار تحقیق" کی مجلس ادارت کے نام ایک خط میں انہوں نے کہا ہے کہ اردو اور عربی میں انہیں پاکستان سے اس نشریہ کی اشاعت پر از حد مسرت ہوئی ہے۔ انہوں نے مجلس ادارت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ اخبار تحقیق میں اسلامی یونیورسٹی، ادارہ تحقیقات اسلامی اور عالم اسلام کی تحقیقی سرگرمیوں کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا گیا ہے۔ اسی طرح عالم اسلام میں منظر عام پر آنے والی کتب کو پیش کر کے امت مسلمہ میں اتحاد و یکجہت اور معاشرے میں پرامن بقائے باہمی کے احیاء کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اخبار تحقیق کے آئندہ شماروں میں اسی روایت کو جاری رکھا جائے گا۔

سید مزل حسین، ڈپٹی ڈائریکٹر شعبہ مطبوعات، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

سیرت شافع رحمۃ اللہ علیہ کا نفرنس

دسویں سالانہ سیرت شافع رحمۃ اللہ علیہ کا نفرنس، مورخہ 26 جنوری 2014ء بروز اتوار، صبح 10 بجے تا نماز مغرب بمقام جامع مسجد توحید یہ الہمدیٹ 25/G-D نزد جوہو تحصیل و ضلع اوکاڑا، مقررین: حضرت مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری، جناب پروفیسر علامہ عبدالرزاق ساجد فیصل آباد، حضرت مولانا قاری محمد اقبال قصوری خطیب تاندلیا نوالہ، حضرت مولانا احمد حسان ساجد خطیب بنگلہ گوگیرہ، حضرت مولانا محمد اسماعیل ربانی خطیب اوکاڑا، حضرت مولانا انعام اللہ عثمانی خطیب اوکاڑا۔
الدرامی الی الخیر: محمد یونس ساجد صدر 25/G.D, A.Y.F اوکاڑا

ضرورت عالم دین

جامع مسجد ابوبکر الہمدیٹ کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں تبلیغ جذبہ سے سرشار قاری و عالم دین کی فوری ضرورت ہے۔ جو خطبہ جمعہ کے علاوہ صبح شام درس قرآن، بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے سکے۔ پختہ عمر اور سنجیدہ حضرات جلد رجوع کریں۔ حسب لیاقت معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

نصر اللہ خان 0307-6795374

طب یونانی میں علاج کا ۲۵ سالہ تجربہ

موثر، بے ضرر اور قیمتی جڑی بوٹیوں سے (بفضل اللہ تعالیٰ) مجرب، کامیاب اور شافی علاج امراض معدہ و جگر، مردانہ و زنانہ بانجھ پن، ذیابیطس اعصاب اور جوڑوں کا درد۔

دوسرے شہروں کے لیے ادویات بذریعہ پارسل کا انتظام ہے۔

ملاقات کا وقت صبح 1۲ بجے شام ۵ بجے

رابطہ: طلحہ دواخانہ، مین مسکین پورہ روڈ منٹاپورہ لاہور

نکیم عبد الرشید (گولڈ میڈلسٹ) 0321-8804460

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لاسٹ نمبر: 5282

احباب جماعت کے لیے
تسبیح رحمت

عمرہ گروپ

10 15 21

دن کے معیاری پیکیج

حیفا ایکریکٹو

منیجر: حسام مدنی / آفس نمبر: 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابراہیم شہر وحدت روڈ لاہور
0333-4005913 / 0322-6662333 / 0302-4580611 / 0423-7536747
حافظ عبد الحفیظ مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

تبلیغی پروگرام

مرکزی جمعیت احمدیہ تحصیل ساہیوال کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر علماء کرام نے خطابات کیے۔ 18 نومبر جامعہ محمدیہ قصبہ نور شاہ تحصیل ساہیوال میں شہید اسلام کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا حافظ بنیامین عابد اور بشیر احمد ظفر امیر تحصیل ساہیوال نے خطاب کیا۔ 26 نومبر بمقام 56/4.R مولانا منظور احمد، مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا محمد نواز چیمہ اور بشیر احمد ظفر اور دیگر علمائے کرام نے خطاب کیا۔

3 دسمبر موضع کوڑھے شاہ مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا احمد یار صدیقی ناظم جمعیت ساہیوال اور بشیر احمد ظفر نے خطاب کیا۔ 7 دسمبر بمقام ڈیرہ محمد عابد کبھی موضع داو بلوچ، مولانا محی الدین نکسن پوری، حافظ ظفر اللہ لاہور، بشیر احمد ظفر نے خطاب کیا۔ 9 دسمبر بمقام سوڈھی والا 57/4.R مولانا محمد یوسف پسروری اور بشیر احمد ظفر و دیگر علماء نے خطاب کیا۔

انتخابی تقریریت

ممتاز عالم دین علامہ عزیز الرحمن یزدانی کے نوجوان بیٹے محمد عثمان یزدانی کا موٹے میں ایک حادثہ میں وفات پانگے تھے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ علامہ یزدانی شہید یونٹ مرکزی جمعیت احمدیہ محلہ بلال ٹاؤن کے جملہ اراکین نے اظہارِ تعزیت کیا، مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

شریک غم: محمد بلال بن عبدالشکور

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

طبی کورسز

آج بے شمار فکٹرز، حکما وادور مختلف ادویہ ساز ادارے مختلف طبی کورسز پیش کر رہے ہیں لیکن استعمال کرنے پر یا تو مرض وقتی طور پر دُب جاتا ہے یا مرض نہ صرف پہلے سے بڑھ جاتا ہے بلکہ ساتھ اور علامات بھی واضح ہو جاتی ہیں چنانچہ میں نے اپنے 40 سالہ طبی کیریئر میں لاکھوں مریضوں پر آزمائے کے بعد 100 فیصد کامیاب طبی کورسز تیار کیے ہیں اور ساتھ ہی ان چار چیزوں کی گارنٹی دیتا ہوں۔ ان میں کوئی نشتہ آور دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی کشیدہ شدہ دوائی نہیں ہے ان میں کوئی ایلیو پیٹنٹ دوائی نہیں ہے جس لیے بھاری سے چاہیں چیک کروالیں۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ میں قاضی العطب والجرحت رجسٹرڈ درجہ اول ہوں دوا یو آر ایک گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لکچرار ہوں نظریہ مفرد اعضاء کے تحت چالیس سالہ تجربہ ہے۔ ادویہ ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف طبیوں اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔

ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں۔

1	فکڑ	11	غالب میں درد	21	کھون	31	بائیں	41	بائیں	51	لاس
2	سکڑ	12	بیل سڑی	22	بیل گنا	32	اصحا کاٹن ہوتا	42	کلاشریل	52	برقان
3	سکڑ	13	کھول	23	بیل طید ہوتا	33	کیا	43	تھیم ایل	53	استہ
4	سکڑ	14	دور	24	بیل ج	34	بیل خولیا	44	امراض زائد	54	دل میں سردی
5	سکڑ	15	فکڑ	25	گھٹا	35	لینش	45	امراض زائد	55	پلاو لادی زائد
6	سکڑ	16	دفع الحاصل	26	بیل سٹاپ	36	دور	46	بیل سٹاپ	56	پلاو لادی زائد
7	سکڑ	17	کھول الحاصل	27	کھول کھول	37	مرکی	47	فنیف بگر	57	بیل سٹاپ
8	سکڑ	18	محمیا	28	بیل	38	دل کا درد	48	فنیف بگر	58	بیل سٹاپ
9	سکڑ	19	مرقہ شام	29	روسیاں	39	اچھا	49	فنیف بگر	59	فنیف بگر
10	سکڑ	20	دھپ	30	بیل	40	بیل سٹاپ	50	بیل سٹاپ	60	بیل سٹاپ

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔
☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لیں۔
☆ شخصی کارڈ نمبر 3-1468875-35103
☆ اکاؤنٹ نمبر صیب بک (عمرا باد) 13487900227901
☆ اکاؤنٹ نمبر میڈیون بک (چکی) 7001-0101053034

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی صیب آباد تحصیل پٹوکی ڈویژن لاہور فون: 0345-7545119, 0313-7545119

ساجد اور مدد رسوں کیلئے خصوصی رعایت

اسرار

ہمارے ہاں نئے ایملی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک، ہارٹیفائیڈ اور مختلف سپر پائرس اور مرست کا کام مکمل کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

ایڈ سائز سسٹم

ایملی فائر لائوڈ سپیکر

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایملی فائر

درستی و تیاری کے لئے لازمی ہیکٹر کی مکمل

ایملی فائر جبریدہ ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی درستی)

فضل مارکیٹ، دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

الفتح ایملی فائر لائوڈ سپیکر

نیا ایملی فائر کی بہترین درستی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایملی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی، ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم ہیکٹر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرست کو ایفائیڈ میکنگ کے پاس تعریف لائیں۔

نیائیں چوک نزد ٹی کالج گوجرانوالہ

0321-7432246
0334-7967107
Ph: 055-4230167

2014
جَنَورِ
بَیْرُ مَیْمَنِ

فَيْدُ الْمَشَالِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهَا

قاضی اعظمی
 علامہ عثمان
 الشکر
 شہزادہ
 عیسیٰ
 حایق
 علامہ
 علامہ
 علامہ
 علامہ

المعتمد عليه في تحرير
السنة الحادية
قاي

<p>فارسین</p>	<p>اپیل کمر توڑ مہنگائی کے حالات میں ذکوۂ مصداق بخش شر سے غریب مسافر طلباً کے خرچ خوراک میں حصہ لائیں۔ e-mail: qark1967@gmail.com</p>	<p>دیروغازی ماخاں 0300-6787139</p>	<p>مرکز التوحید محکم پودھ</p>	<p>قاری رحیم کلپیہ</p>	<p>فارسین</p>
----------------------	--	---	--	-------------------------------	----------------------

Weekly **AHL- E - HADITH**

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE : www.ahlehadith.org

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے زیر اہتمام

خطبہ جمعۃ المبراک
ایمان افروز
عظیم الشان

24
جولائی
کا

جامع مسجد رضوان
ملک پور
کینٹ لاہور
حضرت مولانا
قاری
عبدالمستین اصغر
فاضلہ اشخ
مختار صاحب
مجاہد اسلام
قائد لاہور
حضرت مولانا
محمد ناصر الدین خان
امیر مرکزی
جمعیت اہل حدیث
لاہور
جامع
مسجد
وحید چوک ناچ
پلورہ شمالی لاہور

دارالایمان پرنٹرز
0334-4387577

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

0321-4121919

شیخ محمد فیاض حافظ محمد نواز بٹ